خدا پرستی اور نیک عملی

خدا پر، خدا کے فرشتوں پر، خدا کی کتابوں پر، خدا کے تمام رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا سچا اور کامل ایمان ہے۔ خدا کی ہستی، اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور آخرت دین کے بنیادی حقائق ہیں۔

خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو، اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں روزی دیتے ہیں، انھیں بھی دیں گے۔ بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ، کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوں۔ کسی جان کو قتل نہ کرو جسے خدا نے حرام ٹھہرادیا ہے۔ یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو۔ جب کبھی کوئی بات کہو، انصاف کی کہو۔ اگر چہ معاملہ اپنے قرابت دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے، اسے پورا کرو۔

خدا پرستی اور نیک عملی کی یہی راہ میری (خدا کی) ٹھہرائی ہوئی سیدھی راہ ہے۔ اسی پر چلو، اور راہوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ سے بھٹکا کر تمہیں تتر بتر کردیں۔

جو کوئی اللہ کے حضور نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس عمل نیک سے دس گنا زیادہ ثواب ہوگا اور جو کوئی برائی لائے گا تو اس کے بدلے میں اتنی ہی سزا پائے گا۔ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھادیا ہے، وہی درست اور صحیح دین ہے، ابراہیم کا طریقہ کہ ایک خدا کے لیے ہوجانا میری نماز، میرا حج، میرا جینا، میرا مرنا صرف اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں خدا کے فرماں برداروں میں پہلا فرمانبردار (یعنی مسلم) ہوں۔

(رسول رحمت، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ۔ ص ۱۱۲،۱۱۳)

درس حدیث

قرآن قوموں کی بلندی وپستی کا معیار

محمد اظہر مدنی

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین“ (صحیح مسلم/ح ۸۱۷، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ وفضل من تعلم ...... کتاب فضائل القرآن وما یتعلق بہ)

ترجمہ : حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (یعنی قرآن کریم) کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو بلندیاں عطا فرمائے گا اور کچھ لوگوں کو اسی کی وجہ سے ذلیل وخوار کرے گا۔

تشریح: قرآن کریم منزل من اللہ غیر متبدل کتاب ہے۔یہی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جس کو آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔اس کی بابت قرآن نے کہا کہ” ذالک الکتاب لا ریب فیہ “یہی وہ کتاب ہے، جس میں ادنیٰ شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اوپر جو حدیث نبوی نقل کی گئی ہے اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب مقدس کے ذریعہ کچھ لوگوں کو رفعت و بلندی عطا فرمائے گا جب کہ وہ اس کی وجہ سے کچھ لوگوں کو قعر مذلت میں گرنے کے لیے چھوڑ دے گا۔اس حدیث نبوی پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ہم سب کو معلوم ہے کہ اس کتاب الٰہی کا نزول عربوں کے جس معاشرہ میں ہوا تھا وہاں کے انسانوں کی دینی، سماجی وتہذیبی حالت کس قدر پست اور انسانیت کے معیار سے گری ہوئی تھی۔ وہاں کے لوگ تقریباً تمام سماجی برائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔شرم اور عار کی وجہ سے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، سود کھانا، یتیموں کا مال ہڑپنا، کمزوروں کو ستانا، تاجروں کو لوٹ لینا، رہزنی وقزاقی کو بطور پیشہ اختیار کرنا، ربِ واحد کو چھوڑ کر سینکڑوں بتوں کی پرستش کرنا اور اپنے آباواجداد کی مذہبی تقلید پر فخر محسوس کرنا نیز جوا، قمار بازی، شراب نوشی اور زنا کاری وغیرہ اسی معاشرہ میں پائی جانے والی اہم برائیاں تھیں۔ ہر خاص وعام ان لعنتوں میں مبتلا تھا۔پھر اچانک رحمت الٰہی جوش میں آئی اور ساری انسانیت کی بھلائی کے لیے رب کریم نے اپنی آخری کتاب ہدایت اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرنی شروع کی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کتاب ہدایت کی انسانیت نواز روشن تعلیمات نے ان بدقماش وغیر مہذب عربوں کی زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔انسانی تہذیب کی پستی میں گرے ہوئے ان عربوں نے جب اس کتاب ہدایت کو گلے سے لگایا اور اپنی زندگی کو اس کے سانچے میں ڈھالنا شروع کیا تو وہ اس وقت کی تمام متمدن قوموں کے امام اور انسانیت کے ہادی ورہنما بن گئے۔قرآن کریم کی لازوال تعلیمات نے ان غیر متمدن عربوں کو جو رفعت وبلندی عطا کی اس کی داستان دل پذیر سیرت وتاریخ کی کتابوں میں سنہری حروف میں درج ہے۔صحابہ کرام کی پاکیزہ جماعت سب سے پہلے اس آخری آسمانی کتاب قرآن کریم پر ایمان لائی تھی اور اللہ نے ان کو اس کتاب ہدایت کے ذریعہ جو سربلندی عطا کی وہ ہم سب پر عیاں ہے۔

آج صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے۔آج بھی مسلمانوں کے پاس وہی کتاب ہدایت بغیر کسی تحریف وتبدیلی کے موجود ہے لیکن آج کے مسلمان اس کتاب ہدایت کے ہوتے ہوئے بھی ذلت وپستی کے جس گڑھے میں گرا ہوا ہے اس سے ہم سبھی واقف ہیں۔آج کا مسلمان بھی اگر سچا مومن بن جائے اور قرآن کی لازوال تعلیمات پر ایمانداری کے ساتھ عمل کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اقوام عالم کے درمیان اپنی عظمت رفتہ اور رفعت گم گشتہ کو دوبارہ حاصل کرے۔ شرط بس وہی ہے کہ وہ اپنے رب کے قائم کردہ معیار کے مطابق عقیدہ اور کردار وعمل ہر اعتبار سے سچا پکا مومن ہو، رب کائنات کا اعلان بھی تو یہی ہے کہ” وانتم الاعلون ان کنتم مومنین “(تم ہی سربلند رہوگے اگر تم مومن ہو)

اس لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر آیات قرآنی پر غور وفکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور نبی کریم کی پوری زندگی اسی کتاب عظیم کی عملی تعبیر وتفسیر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَاب (ص۔۲۹) یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقل منداس سے نصیحت حاصل کریں۔

رسول کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ بکثرت اس پہلو پر توجہ فرماتے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے کہ اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہی کتاب تمہارے لئے سربلندی اور اقبال مندی کا ذریعہ بنے گی۔لیکن افسوس وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اور رسول اللہ ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا اور اس کو سربلندی اور اقبال مندی کا ذریعہ بنادے۔آمین وصلی اللہ علی النبی الکریم. ☆☆

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

اس شمارے میں

درس حدیث ۲

اداریہ ۳

اسلام میں شرم وحیا کا مقام ومرتبہ ۶

ابتدائے آفرینش عالم اور آدم علیہ السلام کی تخلیق ۹

جامعہ ازہر کی ''عالمی کانفرنس برائے حمایت قدس'' میں امیر محترم کی شرکت ۱۲

سیرت نبوی ﷺ میں خانگی وسماجی امور کی نگہ داشت کے.... ۱۵

تاثرات ۱۷

مقام تشکر وامتنان ۱۸

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز ۱۹

جماعتی خبریں ۳۰

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدلِ اشتراک

سالانہ ـــــــــــــــ ۱۵۰/روپے

فی شمارہ ـــــــــــــــ ۷/روپے

پاکستان ـــــــــــــــ ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

عظیم کامیابی کا سہرا آپ کے سر

آج ملکی وعالمی سطح پر دین واخلاق بیزاری، مسلمہ اقدار وحقوق کی پامالی اور انسانیت کی روح سے متصادم افکار ونظریات کے باعث جس طرح کی بے اطمینانی و بے چینی اور عدم تحمل وکشیدگی پائی جارہی ہے، سماج دشمن عناصر جس طرح سرگرم عمل ہیں، جوا، شراب نوشی اور بھکمری کی جس طرح سے کثرت ہے، عورتوں کا مختلف صورتوں میں، مختلف جہتوں سے اور مختلف سطحوں پر جس طرح استحصال ہورہا ہے اور جہیز کی لعنت نے جس طرح ملک وسماج کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، آلودگی اپنی تمام انواع واقسام کے ساتھ جس طرح پھیل رہی ہے اور دہشت گردی جس بے حیائی کے ساتھ اپنا خونیں پنجا جما چکی ہے، اس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ وطن عزیز واقوام عالم کا ہر ذی ہوش وسلیم الطبع شخص فکر مند ہے اور ہر کوئی ملک وملت اور انسانیت کو درپیش ان مسائل ومشکلات کا پائدار حل چاہتا ہے۔ان ناگفتہ بہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہر شخص بحیثیت انسان اپنی بساط بھر اس کے لیے کوشاں رہے اور مثبت اقدامات کرنے والوں کی آواز میں آواز ملائے۔یہ وقت کی آواز ہی نہیں بلکہ یہ ایک دینی وایمانی اور انسانی فریضہ ہے۔

آپ کی محبوب ترین جمعیت اور انسانیت کے حقیقی بہی خواہ سلفیان ہند کا واحد متحدہ پلیٹ فارم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند جو ملک وملت اور انسانیت کے حساس وسلگتے مسائل کے حل کے تئیں ہمیشہ فکر مند رہتی ہے اور تاریخی طور پر ان میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی سعی پیہم کرتی ہے، نے ملک وملت اور انسانیت کے مسائل ومشکلات کے سلسلے میں ہمیشہ کی طرح اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے کتاب وسنت کی روشنی میں اسلام کے پیغام امن وانسانیت کو جاننے اور عام کرنے، اسلامی رواداری فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے فروغ، دہشت گردی، داعش وغیرہ کی سنگینی اورسازشوں کو سمجھنے، شراب نوشی، اور منشیات کی روک تھام، خواتین کے استحصال اور جہیز جیسی سماجی برائیوں کے خاتمہ اور جہالت، جوا، بھکمری، آلودگی وغیرہ انسانیت کو درپیش مسائل کے حل کی غرض سے مورخہ ۹-۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ وسنیچر دہلی کے رام لیلا میدان میں ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کے عنوان پر چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نہایت تزک واحتشام اور روایتی شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا، جس میں مفتی ومدرس حرم مدنی (مسجد نبوی) مدینہ منورہ کے علاوہ ملک وبیرون ملک کے مشاہیر علماء کرام ودانشوران ملک وملت نیز دینی وسماجی اہم شخصیات شریک ہوئیں، جن کے چشم کشا، بصیرت آمیز اور ایمان افروز خطابات، تقاریر، مقالات اور منظوم کلام سے ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے ہزار ہا ہزار شرکاء کانفرنس محظوظ ومستفید ہوئے اور سب نے مل کر اسلام کے پیغام امن وانسانیت، قومی یک جہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بقائے باہم کو عام کرنے میں ہمارا ساتھ دیا اور ہمارے دست وبازو بنے۔الحمد لله على ذلك وجزى الله جميعا خيرا.

بلاشبہ ۹-۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء کے ایام بہت باوقار اور سعید دن تھے۔جس میں آپ کی محبوب جمعیت مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق اور احباب

واعیان جماعت کی دعاؤں اور تعاون سے رام لیلا میدان نئی دہلی میں دوروزہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کرکے ملک وملت اور جماعت وانسانیت کے حق میں بہترین اثرات مرتب کرگئی۔اس کی تیاری اور اسے مفید ترین اور بہتر سے بہتر بنانے کے لئے جمعیت کے کارکنان وممبران اور مخلصین جماعت نے رات دن ایک کردیا اور شب وروز اسی ادھیڑ بن اور تگ ودو میں لگے رہے۔اور یہی دراصل ہماری کامیابی کا راز ہے کہ ہم خلوص دل سے اپنے حصہ کی تمام ذمہ داریاں جودین وایمان ملک ومعاشرہ جماعت وملت اور جمعیت وتنظیم، ملک ومذہب اور کتاب وسنت اور امت کے تئیں ہم پر عائد ہوتے ہیں ایک مسلم فرد اور مسلم امت کے جسم کا ایک ٹکڑا ہونے کے ناطے ہم پر جو فرائض وواجبات اور مستحبات عائد ہوتے ہیں، ان کو جان سے مال سے سخنے گفتے دامے درمے ہر طور پر ادا کرتے ہیں اور نتائج اللہ جل شانہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق اور مدد اور ذمہ داران مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی جمعیات اہل حدیث، موقر ارباب مدارس وجامعات، محترم اساتذہ کرام، قابل قدر متولیان وائمہ وخطباء مساجد، تجار اسخیاء اور اراکین وابستگان جماعت کے تعاون اور خصوصی دعاؤں سے سابقہ تمام کانفرنسوں کی طرح تاریخی کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی۔عوام وخواص میں اس کانفرنس کی بڑی خواہش، طلب تھی اور بہت جوش وخروش پایا جارہا تھا۔جنوب ہند سے ۶/ماہ سے مسلسل کانفرنس منعقد کرنے کا مطالبہ ہورہا تھا۔وہاں کے عوام وخواص کا جذبہ دیدنی تھا۔اسی طرح شمال اور مشرق ومغرب میں بھی اس کے متعلق عوام کی حد تک بے حد شوق وجذبہ تھا۔ویسے بھی جماعتی سطح پر حرکت ونشاط کے دسیوں اعمال ہونے کے باوجود اجتماعات اور کانفرنسوں کے ذریعہ قوت اور توانائی اور ہمت افزائی ایک عام سی اور فطری بات ہے۔بڑے بڑے مدارس اور جامعات بڑے اہم، بنیادی اور عظیم کام انجام دیتے رہتے ہیں، مگر جو ولولہ تازہ کانفرنسوں سے حاصل ہوجاتا ہے اور عوام وخواص میں جتنے بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا بدل کچھ اور نہیں ہوتا۔کانفرنسیں اور اجتماعات ویسے بھی تبادلہ خیالات ،لقائات، مشوروں کے لینے دینے، حالات وظروف کو پڑھنے اور پرکھنے اور اس میں صحیح راہ عمل اختیار کرنے کا اجتماعی شعور پیدا ہوتا ہے۔بہت سے اجتماعات وقت اور حالات کے اہم ترین موضوعات پر منعقد ہوتے ہیں اور اس وقت کے تناظر میں لوگوں کی معلومات تحلیلات وتجزیے اور تبصرے بالکل برمحل، فطری، اور جینئن، بروقت اور برملا ہوتے ہیں جس کے اثرات اور متوقع فوائد کسی اور وقت نہیں حاصل کئے جاسکتے۔اور نہ ہی دوسرے اوقات میں کما حقہ اس کا ادارک واحساس کیا جاسکتا ہے۔چہ جائیکہ وقت گذر جانے کے بعد اس کے خاطر خواہ اور بھرپور فوائد اور بہتر نتائج سے بہرہ ور ہوا جائے۔اس لیے کانفرنسوں کے فوائد واثرات اور بہترین نتائج کا کبھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا خصوصا ہندوستان میں عوام کے لیے ایک بھرپور ٹانک ہے۔

اس کے لیے ہم ان سبھی حضرات گرامی قدر کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور ان سب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔کیونکہ ملک کے کونے کونے سے ان کا پروانہ وار تشریف لانا اور پوری دلجمعی کے ساتھ ہر پروگرام میں بیٹھنا، علماء کرام کے مواعظہ حسنہ سے قلب ونظر کو منور کرنا اور سرد وگرم ہر موڑ پر نظم ونسق کو بحال رکھنا جہاں ان کے ایمان اور یقین کی بلندیوں کو درشاتا ہے وہاں جمعیت وجماعت سے ان کی غیر معمولی محبت ووابستگی کو واضح کرتا ہے کہ ان کی مرکز سے وابستگی اس قدر مضبوط بنیادوں پر قائم ہے کہ ایک آواز پر پروانہ وار دوڑے چلے آتے ہیں۔

چشم فلک نے دودن تک رام لیلا میدان میں جس روحانی وایمانی کیفیت کا مشاہدہ کیا اور فرزندان توحید نے جس دلجمعی، حوصلہ مندی اور اولوالعزمی کا مظاہرہ کیا وہ حیطہ بیان سے باہر ہے۔ملک کے کونے کونے سے توحید کے متوالے ایک دن پہلے سے ہی جمع تھے۔وسیع وعریض اسٹیج پر عرب وعجم کے اکابر علماء وخطباء اور دانشوران ملک وملت کے علاوہ موقر اراکین عاملہ وشوری اور ۲۳ صوبائی جمعیات کے ذمہ داران ونمائندگان جلوہ افروز تھے۔ہماری کانفرنسوں کا طرۂ امتیاز اور انھی کی پہلی کاوش تھی کہ اسٹیج پر ہندو مسلم، سیاست داں، سائنسداں علم وٹکنالوجی اور سیاست اور دین سے تعلق رکھنے والے سماجی خدمت گار، منجھے ہوئے سیاستداں، دھرم گرو، مہنت، مٹھ کے پجاری، مسجدوں کے عبادت گذار اور خانقاہوں کے مجاور بھی شریک ہوتے ہیں اور ملک وملت اور انسانیت کی بھلائی کے لئے سوچتے، تبادلہ خیال کرتے اور لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔محترم ومعزز ائمہ حرمین شریفین بھی ہماری متعدد کانفرنسوں کو اپنی شرف شرکت ومشارکت سے نوازتے رہے ہیں۔یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس بار جس جوش وجذبے سے وزارۃ الشؤن الاسلامیہ ریاض نیز عالی جناب سفیر محترم سعود الساطی حفظہ اللہ نے امام حرم مکہ مکرمہ سماحۃ الشیخ ڈاکٹر سعود الشریم شفاہ اللہ وعافاہ کے شریک کانفرنس ہونے کے لیے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ کی موافقت اور اذن کی خوش خبری سنائی اور ہماری حکومت ہند نے اس سلسلے میں اپنی رضامندی سے شادکام کیا۔اس کے باوجود امام حرم شریک کانفرنس نہ ہوسکے اسے قضاء وقدر کے حوالے کرنے کے علاوہ اس کی اور کوئی توجیہہ نہ منطقی ہے نہ معقول۔وللہ الامر من قبل ومن بعد

کوشش کی گئی کہ کانفرنس کے انتظام وانصرام میں کسی طرح کا خلل نہ رہ جائے۔چنانچہ اس حوالے سے تقریباً ۱۲۵ انتظامی کمیٹیاں بنائی گئیں اور ان کمیٹیوں کے کنوینرس اور رضاکاروں کے ساتھ نشستوں کا اہتمام ہوا اسی طرح مجلس استقبالیہ کی میٹنگیں بھی برابر ہوتی رہیں اور بحمد اللہ ہر میٹنگ میں ذمہ داران وکارکنان واراکین مجلس استقبالیہ کے اندر نئے جوش وولولہ کا مشاہدہ ہوا۔

اب کی مرتبہ رام لیلا میدان کا نقشہ ہی کچھ اور تھا اسٹیج اور پنڈال جدید طرز کا اور واٹر پروف بنایا گیا تھا اسٹیج کے عقب میں قدآدم اسکرین نصب کی گئی تھی پنڈال میں سفید کرسیاں حاضرین کے درون کی سادگی واخلاص کو درشارہی تھیں سیکورٹی کا معقول بندوبست تھا رام لیلا میدان کے چاروں طرف ۳۲ سی سی کیمرے آویزاں کئے گئے تھے۔پنڈال کے عقب میں شرکاء کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام تھا۔عام داخلہ پر چیکنگ کے لئے ایکسرے مشین لگائی گئی تھی کتابوں کے اسٹال بھی قرینے سے سجے تھے۔شرکاء کے لیے مفت میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے تھے۔میدان کے شمال مشرق میں سیمینار ہال بنایا گیا تھا۔اسٹیج کے بائیں طرف کمپیوٹر روم، میڈیا سیل، اسٹور روم، سیکورٹی روم، اور پینے کے پانی کا اسٹال تھا اور اسٹیج کے پیچھے گرین روم اور مہمانان خصوصی، مقالہ نگاران، مقررین اور اراکین مجلس شوری کے لیے ڈائننگ ہال بنایا گیا تھا اور دائیں طرف سلیقے سے ڈھائی سو سے زائد طہارت خانے بنائے گئے تھے اسٹیج اور پنڈال ہر مرحلہ میں بھراپُرا اور جلال وجمال

اورروحانیت کی کرنیں بکھیر رہا تھا۔اسٹیج کے دائیں طرف میڈیا اورمعززین کے لیے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔حاضرین علماء کے خطابات سننے کے لیے بیتاب تھے۔سالوں کے سابقہ تجربات صدمات بادوباراں اوراندیشوں کے باوجودموسم کافی خوش گوارتھا۔چنانچہ کانفرنس بروقت شروع ہوئی اور مسلسل دوروز تک پوری توانائی کے ساتھ جاری رہی۔مفتی ومدرس حرم نبوی فضیلۃ الشیخ ابراہیم بن ابراہیم الترکی حفظہ اللہ کا خطبہ جمعہ بھی کافی ایمان افروزاورنصیحت آمیز تھا۔

اس میں ایک نشست خالص ملی وقومی مسائل کے لئے مختص تھی جس میں تقریباً تمام ملی تنظیموں کے سربراہان ونمائندگان، متعددسماجی وسیاسی شخصیات اورغیر مسلم رہنما اورسادھوسنت شریک ہوئے اورسب نے پرزورانداز میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندکی ملک وملت اورانسانیت کے تیئں خدمات کوسراہا اورامن وسلامتی کے اس کے مشن کی تعریف کی۔داعش ودہشت گردی کے خلاف اس کے اجتماعی فتوی کواولین واہم قراردیتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا۔اورموجودہ حالات میں کانفرنس اوراس کے عنوان کووقت کی بڑی ضرورت قراردیتے ہوئے خراج تحسین پیش کی۔بایں ہمہ بہت سی شخصیات،علماءکرام اورنمائندگان کو ہماری شدیدخواہش کے باوجوداظہارخیال کے لیے وقت نہیں دیا جاسکا۔گرچہ وہ اس کے محتاج نہیں تھے لیکن وہ اس کے مستحق تھے اورہم سننے کے مشتاق،خواہاں اورضرورت مند تھے۔لیکن وقت کی نزاکتوں نے ہم کواس سے محروم رکھااس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔

اس موقع پرچھوٹی بڑی ۹ کتابیں، رسالے اورکتابچے جن میں تاریخ اہل حدیث آٹھویں جلد،تحریک ختم نبوت ۲۵ویں جلد،دبستان نذیریہ، آیاتِ نبوت، معجزات نبوی ودہشت گردی کے خلاف اجتماعی فتوی کانیاایڈیشن قابل ذکر ہیں،شائع کئے گئے جن کااکابرین ملک وملت کے ہاتھوں اجراءعمل میں آیا۔اسی طرح کانفرنس سے قبل حکومت کے ذمہ داروں کے یہاں جمعیت و جماعت کا تعارف بھی ہوا،متعددمرکزی وزراءاعلیٰ کے علاوہ اہم ملی سیاسی اورسماجی شخصیات نے پیغام بھی ارسال کیے۔جنہیں دی سمپل ٹروتھ (انگریزی) اصلاح سماج (ہندی) اورجریدہ ترجمان اردوکے خصوصی شماروں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندکے دہشت گردی کے خلاف اجتماعی فتوؤں کے ساتھ کانفرنس سے قبل اہتمام سے شائع کیا گیا۔اوران سب کا بھی اجرا عمل میں آیا۔

اس موقع پرحسب اعلان کانفرنس کے شانہ بشانہ علمی سیمینار کا بھی باضابطہ انعقاد عمل میں آیا،جس میں مقالہ نگاروں نے قیمتی مقالات پیش کیے۔

ملک وملت اورانسانیت جن حالات سے گزررہی ہے اوراسے شب وروز جن چیلنجوں اورمسائل کا سامنا ہے۔کانفرنس میں تقریباًان تمام مسائل ومشکلات کا احاطہ کیا گیااورذیلی موضوعات کے تحت ان پرغوروخوض اورتبادلہ خیال ہوا، تقاریر ہوئیں۔مقالات وتاثرات اورمشکلات ومسائل کے مناسب حل بھی پیش ہوئے۔ تجزیہ نگاروں اورصحافیوں نے اعتراف حقیقت کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندوہ پہلی تنظیم ہے کہ جس طرح کل سب سے پہلے دہشت گردی اورداعش کے خلاف آوازاٹھائی تھی اوران کے خلاف اجتماعی فتوی جاری کرکے دہشت گردی کے قلع قمع کی کوشش کی تھی آج بھی آلودگی،شراب نوشی،جوا،جہیز،بھکمری وغیرہ موضوعات جن سے ملک وملت جوجھ رہی ہے،کواپنی کانفرنس کا موضوع بھی پہلی بار اسی نے بنایا ہے۔اوراس سمت میں کام کرنے کا بیڑہ اٹھا کراوروں کو چراغ دکھانے کا کام کیا ہے۔جو بلاشبہ قابل ستائش ہے اوراس کے ملک وملت اورانسانیت پر دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

چونکہ کانفرنس کا موضوع کافی اہم اور وقت کی ضرورت تھی اور اس کا تعلق بلاواسطہ ملک وسماج بلکہ پورے ملک وانسانیت سے تھااس لیے اس کے اعلان سے ہی وہ عوام وخواص کی توجہ اورالتفات کا مرکز بنی رہی۔ ذرائع ابلاغ میں اس کے تذکرے ہوتے رہے۔لیکن کانفرنس کے وقت اورمابعدکانفرنس ذرائع ابلاغ ہی نہیں بلکہ عام لوگوں نے اسے کامیاب ترین کانفرنس قراردیا۔حتی کہ متعددتجزیہ نگاروں نے اس کو پاکوڑکانفرنس کے بعددوسری کامیاب ترین کانفرنس قراردیا۔حالانکہ ۲۰۰۸ءکی انتیسویں کانفرنس کے بارے میں عام لوگوں کے تاثرات اس سے بھی اچھے تھے۔یہ ان کاحسن ظن ہوسکتا ہے ورنہ اب تک کی سات کانفرنسیں اہمیت وتاثیر کے لحاظ سے ایں خانہ ہمہ آفتاب است کے مثل تھیں۔اورپچھلی دوکانفرنسوں میں بادوباراں اور موسلادھاربارش کے باوجوداگرکوئی فردبشراپنی جگہ سے نہ ہلااورجس کوکرسی میسرتھی اسے اٹھاکرسروں پربطورچھاتا تان لیاجومنظردیدنی تھاتواس کانفرنس میں بھی عام طورپرلوگوں نے جس سنجیدگی کامظاہرہ کیاوہ مثالی تھا۔اورعام مشاہدہ تھاکہ مجوزہ وقت سے ایک گھنٹہ تجاوزکرجانے کے باوجودصدارتی خطاب اوردعائیہ کلمات کے وقت ایک فردبھی ادنیٰ جنبش کئے بغیرمحوسماعت اورسراپاوقارومجسم سکون وسنجیدہ تھااور **کأن علی رؤسهم الطیر** کامنظرپیش کررہا تھا۔اسی طرح بڑی کانفرنسوں کے اختتام پرجواتھل پتھل ہوتی ہےاورجس طرح لوگ سیلابی وطوفانی شکل میں بھاگتے نکلتے ہیں اوربحرمتلاطم اورپرتموج سمندربن جاتے ہیں وہ یک بیک پرسکون اورٹھہرے ہوئے سمندرکاسماں پیش کرنے لگے اوراٹھے ہوئے قدم تھم اورجم گئے تھے۔یہ ہمارے احباب جماعت کے انتہائی درجے پروقاروفاشعاراورباسلیقہ ہونے کی دلیل ہے جومیرے لیے بڑی دولت اورسرمایۂ اطمینان وافتخارہے۔**اللهم زد فزد.**

اس کانفرنس میں ملک وملت انسانیت کے متعلق اہم ترین قراردادیں منظور کی گئیں۔اوردہشت گردی خصوصاً داعش وغیرہ کے خلاف نہایت واضح اوردوٹوک بیانات آئے۔اوردہشت گردی اورداعش کے خلاف اجتماعی فتویٰ کے نئے ایڈیشن کااجراءعمل میں آیا۔

اللہ جل شانہ آپ کے ہرقدم اورایک ایک پیسے اور ہر ہرحرف پراجرجزیل عطا فرمائے اورآپ کے اہل وعیال کودنیاوآخرت کی نعمتوں سے نوازتارہے۔اورآپ کا حامی وناصرہو۔آپ کی محبتوں،عنایتوں،مہربانیوں کا بہت بہت شکریہ۔

ہمیں بےحداحساس اورافسوس ہے کہ ہماری جماعت اورملک وملت کے بعض بڑے بڑے اساطین علم وفن اوربعض اہم ترین احباب کوخطاب وتاثرکا موقع نہ مل سکا۔ایسے موقع سے حفظ مراتب کا معاملہ بھی بیحدمشکل ہوجاتا ہےاورباوجودخواہش و پلاننگ کے عمل درآمدمشکل ترین ہوجاتا ہے۔خصوصا ایسے حالات میں جبکہ مخلصین و محبین جماعت وجمعیت کی خواہش ہوتی ہے کہ ہرطرح اور ہرطرف کونمائندگی تمام نزاکتوں اورضرورتوں اورمصلحتوں کوملحوظ خاطررکھتے ہوئے دی جائے۔اورصرف خطباءومقررین کے لیے ہمارااجلاس عام بھی خاص ہوکرنہ رہ جائے۔

الغرض اس کانفرنس کی عظیم کامیابی کا سہراآپ تمام ہی کے سرہے۔اللہ تعالیٰ ملک وملت اورسارے جہان کے حق میں اسے قبول فرمالے۔آمین ☆☆

محمد فاروق محمد الیاس سلفی بلرامپور
پرنسپل المعهد الاسلامی السّلفی رچھا بریلی
8354089175

اسلام میں شرم وحیا کا مقام ومرتبہ

مذہب اسلام میں شرم وحیا کے مقام ومرتبہ کوواضح کرنے سے پہلے حیا کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور مفہوم واضح کردینا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ موضوع کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ آئے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ ''بلوغ المرام'' کی عربی شرح ''اتحاف الکرام'' میں لکھتے ہیں کہ لغوی طور پر کسی عیب کے ڈر سے طبیعت میں تغیر وانکساری پیدا ہونے کو حیا کہتے ہیں اور اصطلاحاً حیا اس خُلق کا نام ہے جو انسان کو بری باتوں سے روکتی ہے اور اچھی باتوں کی طرف دعوت دیتی ہے اور اس کے حقدار کے حق میں کوتاہی کرنے سے منع کرتی ہے۔(اتحاف الکرام:ص۔۴۴۸) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حیا ایک ایسی عادت اور صفت ہے جو آدمی کو اس بات پر ابھارتی اور آمادہ کرتی ہے کہ وہ قبیح چیزوں کے قریب نہ پھٹکے اور اسی طرح حیا آدمی کو اس بات پر بھی آمادہ کرتی ہے کہ وہ کسی کے حق میں کمی نہ کرے۔(فتح الباری شرح صحیح البخاری:۱/۶۸)

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ شرم وحیا ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کو گناہوں اور غلط کاریوں سے روکتا ہے۔(اسلامی معاشرت:۹۶) ان تمام اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ حیا اس کردار کا نام ہے جو انسان کو قبیح چیزوں کے چھوڑنے پر آمادہ کرے اور صاحبِ حق تک حق پہونچانے میں سرزد ہونے والی کمی وکوتاہی سے باز رکھے۔

قارئین کرام! مذہب اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایک نظامِ اخلاق اور پاکیزہ اصولِ معاشرت کا پابند بنایا ہے ایسا نظام جس میں انسان کی آزادی، انسانی فطرت کی رعایت، انسانی جذبات، خواہشات اور احساسات کا خیال بھی ہے اور دین واخلاق کے بنیادی اصول اور شرافت وانسانیت کی قدروں کا پاس ولحاظ بھی، عفت و عصمت کی حفاظت بھی ہے اور تہذیب ومعاشرت اور مذہب وتمدن کا حسن امتزاج بھی۔ اسلام نے جس نظامِ اخلاق سے انسانیت کو متعارف کرایا ہے اس میں ایک وصف شرم وحیا بھی ہے۔ مذہب اسلام میں شرم وحیا کا بہت اونچا مقام ومرتبہ ہے اس کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے کیونکہ یہ ایسا بلند وصف ہے جو انسان کو قبیح ورذیل کاموں سے اجتناب پر اُبھارتا اور فضائل ومحاسن کی انجام دہی کی طرف راغب کرتا ہے یہی نہیں بلکہ شرم وحیا ایمان کا ایک اہم جز، جملہ بھلائیوں وسعادتوں کا منبع، جلب منفعت اور دفع مضرت کا سبب، جملہ برائیوں اور اوصاف رذیلہ کا خاتمہ کرنے کا اہم آلہ، رضاء الٰہی کی کنجی، جنت میں دخول کا ذریعہ ہے۔ صحیحین میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**الحیاء لا یاتی الا بخیر**'' یعنی حیا سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی اور مسلم کی روایت میں ہے ''**الحیاء خیر کله**'' یعنی حیا تمام بھلائیوں کا مخزن ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم وحیا کو ایمان کا ایک اہم شعبہ قرار دیا ہے حدیث کے الفاظ ہیں ''**الحیاء شعبة من الایمان**''۔

یاد رہے حیا انسان کا وہ فطری وصف ہے جس سے بہت سی اخلاقی خوبیوں کی پرورش ہوتی ہے عفت وپاکبازی کا دامن اس کی بدولت ہر داغ سے پاک رہتا ہے، درخواست کرنے والوں کو محروم نہ کرنا اسی وصف کا خاصہ ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مروت اور چشم پوشی اسی کا اثر ہے اور بہت سے گناہوں سے دور رہنا اسی وصف کی برکت ہے یہی نہیں بلکہ شرم وحیا اسلام کا ایک دستور اور ایک شعار ہے جس کے ذریعہ ہر شخص اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتا ہے چونکہ جب کسی انسان کے اندر حیا جیسی دولت پنہاں ہوتی ہے تو خود بخود اس کی شخصیت لوگوں کی نگاہوں میں متعارف ہوجاتی ہے لیکن جب یہی صفت کسی انسان کے اندر سے معدوم ہوجائے تو وہ مکمل خسارے میں رہے گا۔ حیا انسانوں کو قباحتوں سے روکنے کا وسیلہ ہے جب کوئی شخص حیا کرتا ہے تو وہ نفس کی پیروی کرنے سے باز رہتا ہے اور جب آدمی شرم وحیا سے سرشار رہے گا تو وہ گناہ کے قریب نہ جائے گا۔ شرم وحیا اپنے رفیق کی ظاہری وباطنی دونوں حالتیں درست کرتا ہے۔ اگر انسان حیا سے عاری ہے تو اس کا اخلاق وکردار غیر اطمینان بخش ہوتا ہے اور جب اخلاق ہی صحیح نہیں ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ برائی کا مجسمہ ہے اور ایسے شخص کی مسلم معاشرے میں کوئی عزت وقدر نہیں۔ بقول علامہ ابن قیم رحمہ اللہ وہ شخص جس کے اندر شرم وحیا نام کی کوئی چیز نہ ہو گویا کہ وہ دنیا کے اندر مردہ ہے اور آخرت کے اندر تو بدبخت ہے۔(الداء والدواء۔ص:۹۴)

محترم قارئین! انسان فطرتاً حیادار ہے اور حیا کی جگہوں کو چھپانے کے لیے لباس کی ضرورت پڑتی ہے جب ایک لغزش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا کو جنت سے نکال دیا اور دونوں جنتی لباس سے بھی محروم ہوگئے تو دونوں کی فطرت نے گوارہ نہ کیا کہ شرم وحیا کے مقامات ننگے رہیں۔ سورہ اعراف میں اللہ نے اس کی جانب یوں اشارہ کیا ہے۔''**فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ** یعنی جب انہوں

نے اس درخت کو چکھ لیا تو ان دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے پر ظاہر ہوگئیں اور وہ جنت کے پتے اپنی شرمگاہوں پر چپکانے لگے۔ (سورہ اعراف: ۲۲)

اسلام سے قبل عرب میں بھی برہنگی موجود تھی بلکہ بسا اوقات بعض قبیلہ کی عورتیں نیم برہنہ حالت میں گھروں سے باہر گھومتی تھیں اور اسے عیب نہیں سمجھا جاتا تھا یہی نہیں بلکہ بسا اوقات بعض قبیلہ کی عورتیں مخصوص کپڑا نہ ملنے کی صورت میں بیت اللہ کا طواف بھی برہنہ کرلیا کرتی تھیں۔ مرد بھی ننگے طواف کرلیا کرتے تھے لیکن جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو شرم وحیا کا کھویا ہوا لباس عطا کیا، اسے دنیا کی سب سے قیمتی متاع قرار دے کر اس کی حفاظت وصیانت کا تاکیدی حکم دیا، ستر چھپانے اور پورے جسم کا پردہ کرنے کا حکم فرمایا، اللہ کا ارشاد ہے: وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی یعنی اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار مت کرو‘‘ (احزاب: ۳۳) یہی نہیں بلکہ اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ سورہ نور آیت نمبر ۳۰ اور ۳۱ میں اللہ نے مومن مردوں کو اجنبی عورتوں سے اپنی نظروں کو جھکانے اور اسی طرح مومنہ عورتوں کو بھی اجنبی مردوں سے اپنی نظروں کو جھکانے کا حکم دیا ہے۔

اسلام کی پہچان شرم اور حیا داری ہے ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت انتہائی حساس غیور، برائیوں اور بداخلاقیوں سے کوسوں دور رہنے والا اور حقدار کا حق ادا کرنے والا ہوتا ہے، بے حیائیوں کو دیکھتے ہی حیا وشرمندگی کی سرخی اس کے چہرے پر دوڑ جاتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشیں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ جب آپ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تھے تو اس کے آثار آپ کے چہرے مبارک پر ظاہر ہوجاتے تھے۔ حیا کی اہمیت ہی کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا کہ اللہ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اذھان وقلوب میں اتر گئی پھر ہوا یہ کہ ’’لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ‘‘ کے تحت حیا سے معمور زندگی گزارنے لگے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے دوران خطبہ لوگوں سے کہا تھا، اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ سے شرم کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جس وقت قضاء حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اپنے رب سے شرم کرتا ہوں اور اپنے آپ کو چھپاتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو مشہور ہی ہے کہ وہ بہت زیادہ شرمیلے تھے۔ انہی کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

شرم وحیا کے تعلق سے جب ہم صحابیات کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اس قدر باحیا تھیں کہ قدموں کا ننگا ہونا بھی ان کے لیے قابل برداشت نہ تھا اس تعلق سے پورا واقعہ جامع ترمذی میں حدیث نمبر ۱۷۳۱ کے تحت دیکھا جاسکتا ہے لیکن افسوس آج کل قدم تو دور کی بات ہے پوری پوری پنڈلیاں ننگی ہوجائیں، سر ننگا ہو، سینے پر اوڑھنی نہ ہو تو اسے بے حیائی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے فیشن اور ماڈرن ازم تصور کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں جب مرد ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر خاتون اپنی کھلی چادر کو اپنے سر سے چہرے پر لٹکا لیا کرتی تھیں (صحیح بخاری) اللہ اکبر! یہ پاکباز خواتین اسلام اس قدر باحیا تھیں کہ احرام کی حالت میں مقدس مقامات پر بھی چہروں کا ننگا ہونا ان کے لیے قابل برداشت نہ تھا جب کہ آج کل تو عام دنوں میں اور عام مقامات پر بھی خواتین چہرہ تو دور کی بات، پورے اعضاء زینت کی نمائش کرتی رہتی ہیں اور انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی۔ آج مسلم معاشرے میں بے پردگی، عریانی وفحاشی اور بے حیائی اپنے عروج پر ہے۔ آرٹ اور فیشن کے نام پر بے حیائی کا ایسا ننگا ناچ ہو رہا ہے کہ انسانیت بھی شرمسار ہے۔ حیاداری اور عفت کی چادر تار تار ہو رہی ہے۔ عصمتیں لٹ رہی ہیں۔ سڑکوں اور چوراہوں پر ناشائستہ حرکات کرنے میں کوئی عار وشرم نہیں، نیم عریاں وتنگ لباس پہننا، مردانہ لباس پہننا، مردانہ چال ڈھال اختیار کرنا، اختلاطِ مرد وزن، لڑکوں و لڑکیوں کے مخلوط ڈرامے، ہیجان انگیز مکالمے، جذبات کو بھڑکانے والے گانے، رقص و سرود، اجنبی لڑکوں سے آزادانہ گفتگو، بازاروں، پارٹیوں اور تقریبات میں اجنبی لوگوں کے سامنے اپنے حسن وجمال کا اظہار، فحش لٹریچر کا مطالعہ، عشق ومحبت کے مسیج، کیا یہ سب بے حیائی وبے غیرتی کی دلیل نہیں ہیں؟

سکھائے ہیں محبت کے نئے انداز مغرب نے
حیا سر پیٹتی ہے عصمتیں فریاد کرتی ہیں

قارئین کرام! یہ بات ذہن نشین رہے کہ حیا کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اللہ سے حیا (۲) لوگوں سے حیا (۳) اپنے نفس سے حیا۔ اللہ سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر اس چیز سے بچے جس سے اللہ نے بچنے کا حکم دیا ہے، لوگوں سے شرم وحیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ دی جائے اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا جائے جو اخلاقی اقدار اور انسانیت کے خلاف ہو، اور اپنے نفس سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے عظیم احسانات اور نعمتوں کی فراوانی کے باوجود اس کی اطاعت وفرماں برداری میں اپنی کوتاہی پر شرمندہ ہوا جائے۔ ان تینوں صورتوں کا ایک ساتھ موجود ہونا انسان کے اندر ضروری ہے۔ سنن ابی داؤد میں ایک واقعہ مذکور ہے جس سے ابتدائے اسلام کی مسلم خواتین کی غیرت وحمیت اور شرم وحیا کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ایک خاتون ام خلاد کا لڑکا کسی جنگ میں شہید ہوگیا تھا تو وہ اپنے بیٹے کے متعلق دریافت کرنے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں مگر اس حال میں بھی خاتون کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا تھا۔ بعض صحابہ نے حیرت کے ساتھ کہا کہ اس وقت اور ایسی صورت حال میں بھی تمہارے چہرے پر نقاب ہے؟ یعنی بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور تم اطمینان کے ساتھ آئی ہو۔ باغیرت خاتون کہنے لگیں میں نے بیٹا تو ضرور کھویا ہے مگر اپنی حیا تو نہیں کھوئی ہے۔

وہ اسلام جو عورت کی عزت وآبرو کے تحفظ وبقا کے متعلق اس قدر شدید غیرت مند ہو کہ شوہر کے سگے بھائی سے بھی عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیتا ہو، کیا وہ یہ پسند کرسکتا ہے کہ عورت اجنبی مردوں کے سامنے اسٹیج پر آکر نغمہ گائے، رقص کرے، تھرکے، اور اسٹائل کے ساتھ بل کھاتے ہوئے لوگوں سے داد ودہش حاصل کرے، جو شریعت، نگاہوں پر طاقتور دربان اور امانت دار محافظ بٹھاتی ہوتا کہ نظر بازی سے حسن پرستی تک اور حسن پرستی سے عشق بازی تک کے تمام دروازے بند ہوجائیں کیا وہ یہ کبھی روا رکھ سکتی ہے کہ عورت ڈرامہ میں کبھی کسی کی بیوی اور کبھی کسی کی معشوقہ کا پارٹ ادا کرے اور اس طرح وہ مختلف نوجوانوں کے ہاتھوں میں اپنی کلائیاں تھما کر مختلف انداز میں بوس وکنار کرتے ہوئے ان سے بغل گیر ہوجائے؟ جو شریعت عورت کو اجنبی مرد کے ساتھ لچکدار اور نرم گفتگو کرنے سے منع کرتی ہو، تاکہ اس کی طرف پیش رفت ادنیٰ سے ادنیٰ برائی کی جڑ بھی ٹوٹ جائے۔ کیا وہ اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ عورت ریڈیو پر عاشقانہ گیت گائے اور سریلے نغموں کے ساتھ فحش مضامین سنا سنا کر نوجوانوں کے جذبات بھڑکائے اور جو شریعت اس قدر شدید غیرت مند ہو کہ اختلاطِ مردوزن کے تدارک کے لیے عورتوں کی خاطر بعض اسلامی احکام تک کو بدل دے۔ بھلا وہ شریعت کبھی یہ برداشت کرسکتی ہے کہ ہوائی میزبان کی حیثیت سے لڑکیوں کی تقرری کرکے انہیں خاص طور پر مسافروں کا دل لبھانے کی تربیت دی جائے تاکہ وہ دیگر غیر اخلاقی حرکات وسکنات کے ساتھ جہاز میں سیکڑوں مسافروں کا مختلف انداز میں استقبال والوداع کہتے ہوئے Welcome اور Bye Bye کہیں نیز کلبوں، اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں بن ٹھن کر اور بے پردہ عورت آئیں اور مردوں سے خوب گھل مل کر بات چیت اور ہنسی مذاق کریں۔ کیا شریعت اسلامیہ اس کی اجازت دے سکتی ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ شریعت اسلامیہ اپنی غیرت کو کبھی مجروح نہیں کرسکتی اس کے اندر اس سلسلہ میں قطعا کوئی گنجائش نہیں ہے کہ عورت آفسوں میں مردوں کے ہمراہ کام کرے، بیرون خانہ کی سوشل سرگرمیوں میں دوڑتی پھرے، کالج میں لڑکوں کے ساتھ مل جل کر ان کے بغل میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرے۔ اللہ ہر ایک کو شرم وحیا سے متصف ہونے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كلية الصالحات الاسلاميه

SALEHAT ISLAMIC SECONDARY SCHOOL

New Millat Colony, Sec-III, Phulwari Sharif, Patna-801505

Ph. : 0612-2555692, Mob. 9835655723

مسلم بچیوں کی تعلیم وتربیت کا ایک انوکھا اور آئیڈیل اقامتی ادارہ

(امتیازی خصوصیات Special Features)

☆ روضۃ البنات (Nursery) سے متوسطہ (VIth) تک عربی زبان وادب، قرآن وحدیث، تفسیر وعقائد وغیرہ کی تعلیم پر خاص توجہ

☆ ثانویہ (Secondary) کا چار سالہ کورس یعنی VII, VIII, IX &Xth کے درجات میں CBSE کا نصاب English Medium میں خصوصی توجہ کے ساتھ Digital Classes کی مدد سے مکمل کرایا جاتا ہے۔

☆ نرسری سے ہی کمپیوٹر کے ذریعہ تعلیم کا اہتمام ☆ شعبہ حفظ وتجوید القرآن الکریم ☆ قوم وملت کے لئے وقف باصلاحیت وتجربہ کار اساتذہ ومعلمات کی خدمات حاصل ☆ Garment Designing, Painting کڑھائی، بنائی اور بچیوں کے لئے دیگر Arts & Crafts سکھانے کا باضابطہ اہتمام۔

☆ ہاسٹل میں مقیم طالبات کی صحت وتغذیہ (Health & Diet) پر خاص توجہ کے ساتھ ان کی روحانی تربیت پاکیزہ اسلامی ماحول میں کی جاتی ہے تاکہ وہ قرآن وسنت کا حامل اور اسلامی شعار کا پیکر بن کر عملی زندگی میں قدم رکھ سکیں۔ ☆ ہر سال CBSE Xth Board Exam میں ہماری سبھی طالبات CGPA-9-10 یعنی 100-80 فیصد نمبرات سے کامیاب ہوتی ہیں۔ نیز اس ادارہ کی بچیوں نے سائنس اور میڈیکل میں داخلہ لے کر نام کمایا ہے۔ ☆ نئے تعلیمی سیشن کے لئے داخلہ جاری ہے۔ داخلہ اہلیتی ٹسٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

Be Pious, Be Chaste, Be Good to this world and the world here after

be one of Salehats

آپ ہمیں بیٹیاں دیں ہم ان کی دنیا وآخرت سنواریں گے۔ (ان شاء اللہ)

دکتور رباب العالم بن دین محمد، ضلع بیر بھوم، مغربی بنگال

ابتدائے آفرینش عالم اور آدم علیہ السلام کی تخلیق

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (البقرة:۳۰)

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، توانہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد پیدا کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیز گی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔''

ملائکہ یعنی فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں، جن کا مسکن آسمان ہے، جو اوامر الٰہی کے بجالانے اور اس کی تحمید وتقدیس میں مصروف رہتے ہیں اور اس کے کسی حکم سے سرتابی نہیں کرتے اور خلیفہ سے مراد یہاں حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس کے معنی جانشین کے ہیں اہل علم کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ انسان اللہ کا خلیفہ (جانشین) ہے یا اپنے سے پہلے کسی مخلوق کا۔ خلیفة الله فی الارض کے معنی ہوں گے، اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات کو اس کی مرضی ومنشاء کے مطابق انسان استعمال کرے تا کہ دنیا امن وسکون کا گہوارہ بن جائے۔ اور فرشتوں کا یہ کہنا حسد یا اعتراض کے طور پر نہیں تھا، بلکہ اس کی حقیقت اور حکمت معلوم کرنے کی غرض سے تھا کہ اے رب! اس مخلوق کو پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے، جبکہ ان میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو فساد پھیلائیں گے اور خونریزی کریں گے؟ اگر مقصد یہ ہے کہ تیری عبادت ہوتو اس کام کے لئے ہم موجود ہیں، ہم سے وہ خطرات بھی نہیں جو نئی مخلوق سے متوقع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس مصلحت راجحہ کو جانتا ہوں جس کی بنا پر ان ذکر کردہ مفاسد کے باوجود میں اسے پیدا کر رہا ہوں، جو تم نہیں جانتے۔ کیونکہ ان میں انبیاء، شہداء وصالحین اور زہاد واولیاء بھی ہوں گے۔ اور ذریت آدم کی بابت فرشتوں کو کیسے علم ہوا کہ وہ فساد برپا کرے گی؟ اس کا اندازہ انہوں نے انسانی مخلوق سے پہلے کی مخلوق کے اعمال یا کسی اور طریقے سے کرلیا ہوگا۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بتلادیا تھا کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گی یوں وہ کلام میں حذف مانتے ہیں کہ انی جاعل فی الارض خلیفة یفعل کذا وکذا۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ (یونس:۳ تا ٤)

''بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کردیا پھر عرش پر قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو، کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے، اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے۔ بے شک وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا تا کہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ جزادے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا ان کے کفر کی وجہ سے''۔

یہ چھ دن اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ جمعہ کے دن ہی حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ ہفتے والے دن کہتے ہیں کوئی تخلیق نہیں ہوئی، اسی لئے اسے یوم السبت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ سبت کے معنی قطع یعنی (کاٹنے) کے ہیں یعنی اس دن تخلیق کا کام قطع ہوگیا۔ پھر اس دن سے کیا مراد ہے؟ ہماری دنیا کا دن۔ جو طلوع شمس سے شروع ہوتا ہے اور غروب شمس پر ختم ہوجاتا ہے۔ یا یہ دن ہزار سال کے برابر ہے؟ جس طرح کہ اللہ کے یہاں کے دن کی گنتی ہے۔ یا جس طرح قیامت کے دن کے بارے میں آتا ہے۔ بظاہر یہ دوسری بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک تو اس وقت سورج وچاند کا یہ نظام ہی نہیں تھا، آسمان وزمین کی تخلیق کے بعد ہی یہ نظام قائم ہوا۔ دوسرے، یہ عالم بالا کا واقعہ ہے، جس کو دنیا سے کوئی نسبت نہیں ہے، اس لئے اس دن کی اصلی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم قطعیت کے ساتھ کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ تو لفظ کن سے سب کچھ پیدا کرسکتا ہے، اس کے باوجود اس نے ہر چیز کو الگ الگ تدریج کے ساتھ بنایا اس کی بھی اصل حکمت اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اور استواء کے معنی علو اور استقرار کے ہیں اور سلف نے بلاکیف وبلاتشبیہ معنی مراد لیے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ عرش پر بلند اور مستقر ہے لیکن کس طرح کس کیفیت کے ساتھ، اسے ہم بیان نہیں کرسکتے نہ کسی کے ساتھ تشبیہ ہی دے سکتے ہیں۔

اورآسمان وزمین کی تخلیق کرکے اس نے اس کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا، بلکہ ساری کائنات کانظم وتدبیر وہ اس طرح کررہاہے کہ کبھی کسی کا آپس میں تصادم نہیں ہوا، ہر چیزاس کے حکم پراپنے اپنے کام میں مصروف ہے۔

اورمشرکین کفارجو اصل مخاطب تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ یہ بت، جن کی وہ عبادت کرتے تھے، اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کریں گے اوران کواللہ کے عذاب سے چھڑوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیرکسی کو سفارش کرنے کی اجازت ہی نہیں ہوگی۔اور یہ اجازت بھی صرف انہی لوگوں کے لیے ہوگی جن کے لئے اللہ تعالیٰ پسندفرمائے گا۔وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (الانبیاء: ۲۸) لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى (النجم:۲۶)

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا (سورہ طه:۱۰۹)

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سورہ سبا:۲۳)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (نبا:۳۸)

مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرہ:۲۵۵)

یعنی ایسا اللہ، جوکائنات کا خالق بھی ہے اوراس کا مدبرومنتظم بھی۔ علاوہ ازیں تمام اختیارات کا بھی کلی طورپروہی مالک ہے، وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اس آیت میں قیامت کے وقوع، بارگاہ الٰہی میں سب کی حاضری اورجزاء وسزا کا بیان ہے۔ یہ مضمون قرآن کریم میں مختلف اسلوب سے متعدد مقامات پربیان ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (هود:۷)

”اللہ ہی وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان وزمین کو پیدا کیا اوراس کا عرش پانی پرتھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے، اگرآپ ان سے کہیں کہ تم لوگ مرنے کے بعداٹھ کھڑے کئے جاؤ گے تو کافرلوگ پلٹ کرجواب دیں گے یہ تونرا صاف صاف جادوہی ہے“۔

یہی بات صحیح احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی، اس وقت اس کا عرش پانی پرتھا“ (صحیح مسلم، کتاب القدروصحیح بخاری کتاب بدءالخلق)

اور یہ آسمان وزمین یوں ہی عبث اور بلامقصد نہیں بنائے، بلکہ اس سے مقصود انسانوں (اورجنوں) کی آزمائش ہے کہ کون اچھے اعمال کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کون زیادہ عمل کرتا ہے بلکہ فرمایا کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے۔اس لیے کہ اچھا عمل وہ ہوتا ہے جوصرف رضائے الٰہی کی خاطر ہواوردوسرا یہ کہ وہ سنت کے مطابق ہو۔ان دوشرطوں میں سے ایک شرط بھی فوت ہوجائے گی تو وہ اچھا عمل نہیں رہے گا، پھروہ چاہے کتنا بھی زیادہ ہو، اللہ کے یہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (الحجر:۲۶تا۲۹)

”یقیناً ہم نے انسان کوخشک مٹی سے، جوکہ سڑے ہوئے گارے کی تھی، پیدا فرمایا ہے۔ اوراس سے پہلے جنات کو ہم نے لووالی آگ سے پیدا کیا۔ اورجب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کوخمیر کی ہوئی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔توجب میں اسے پورا بنا چکوں اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔“

مٹی کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے اس کے مختلف نام ہیں۔ خشک مٹی، ”تراب“، بھیگی ہوئی، ”طین“، گوندھی ہوئی بدبودار، ”حمامسنون“ یہ حمأ مسنون خشک ہوکر کھن کھن بولنے لگے توصلصال اورجب اسے آگ میں پکالیا جائے توفخار (ٹھیکری) کہلاتی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا جس طرح تذکرہ فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم خاکی کا پتلا حمامسنون (گوندھی ہوئی، سڑی ہوئی، بدبودار) مٹی سے بنایا گیا۔ جب وہ سوکھ کرکھن کھن بولنے لگا یعنی صلصال ہوگیا۔تواس میں روح پھونکی گئی، اسی صلصال کوقرآن میں دوسری جگہ کالفخّار یعنی (فخار) کی مانند کہا گیا ہے۔خلق الانسان من صلصال کالفخار (الرحمٰن:۱۴) ”پیدا کیا انسان کوکھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا“ اورجن کوجن اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے نظرنہیں آتا۔سورہ رحمٰن میں جنات کی تخلیق مارج من نار سے بتلائی گئی ہے اورصحیح مسلم کی ایک حدیث میں بھی کہا گیا ہے خلقت الملائکة من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم (کتاب الزہد، باب فی احادیث متفرقة) اس اعتبار سے لووالی آگ یا آگ کے شعلے کا ایک ہی مطلب ہوگا۔سجدے کا یہ حکم بطورتعظیم کے تھا، عبادت کے

طور پر نہیں اور یہ چونکہ اللہ کا حکم تھا، اس لئے اس کے وجوب میں کوئی شک نہیں۔ تاہم شریعت محمدیہ میں بہ طور تعظیم بھی کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (النور: ۴۵)

تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے ان میں بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں میں چلتے ہیں۔ بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

پیٹ کے بل چلنے والے جیسے سانپ، مچھلی اور دیگر حشرات الارض کیڑے مکوڑے ہیں۔ اور دو پاؤں پر چلنے والے جیسے انسان اور پرند ہیں۔ اور چار پاؤں پر چلنے والے جیسے تمام چوپائے اور دیگر حیوانات ہیں۔ اور آیت کے آخر میں یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ بعض حیوانات ایسے بھی ہیں جو چار سے بھی زیادہ پاؤں رکھتے ہیں جیسے کیکڑا، مکڑی اور بہت سے زمینی کیڑے۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (حم السجدہ: ۹ تا ۱۱)

آپ کہہ دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کردی، سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں رہنے والوں کی غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کردی (صرف) چار دن میں ضرورت مندوں کے لیے یکساں طور پر پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر کیا گیا ہے کہ ''اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا'' یہاں اس کی کچھ تفصیل بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا، زمین کو دو دن میں بنایا اس سے مراد ہیں یوم الاحد (اتوار) اور یوم الاثنین (پیر) سورہ نازعات میں کہا گیا ہے۔

والارض بعد ذلك دحها جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زمین کو آسمان کے بعد بنایا گیا ہے جبکہ یہاں زمین کی تخلیق کا ذکر آسمان کی تخلیق سے پہلے کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ تخلیق اور چیز ہے اور دحی بچھانا او پھیلانا اور چیز۔ زمین کی تخلیق آسمان سے پہلے ہوئی جیسا کہ یہاں بھی بیان کیا گیا ہے اور دحی (بچھانا) کا عمل آسمان کی تخلیق کے بعد کیا گیا ہے اور دحی کا مطلب ہے کہ زمین کو رہائش کے قابل بنانے کے لیے اس میں پانی کے ذخائر رکھے گئے اسے پیداواری ضروریات کا مخزن بنایا گیا (اخرج منها ماء ها ومرعاها) اس میں پہاڑ ٹیلے اور جمادات رکھے گئے۔ یہ عمل آسمان کی تخلیق کے بعد دوسرے دو دنوں میں کیا گیا۔ یوں زمین اور اس کے متعلقات کی تخلیق پورے چار دنوں میں مکمل ہوئی۔ (صحیح بخاری تفسیر سورہ حم السجدہ) اور پہاڑوں کو زمین میں سے ہی پیدا کر کے ان کو اس کے اوپر گاڑ دیا تاکہ زمین ادھر یا ادھر نہ ڈولے۔ اور (اقوات) قوت (غذا، خوراک) کی جمع ہے یعنی زمین پر بسنے والی تمام مخلوقات کی خوراک اس میں مقدر کردی ہے یا بندوبست کر دیا ہے۔ رب کی اس تقدیر یا بندوبست کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ کوئی زبان اسے بیان نہیں کر سکتی، کوئی قلم اسے رقم نہیں کر سکتا اور کوئی کیلکولیٹر (Calculator) اسے گن نہیں سکتا۔ اور اربعۃ ایام یعنی تخلیق کے پہلے دو دن، اور دحی کے دو دن سارے دن ملا کے یہ کل چار دن ہوئے، جن میں یہ سارا عمل تکمیل کو پہنچا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا یہ آنا کس طرح تھا؟ اس کی کیفیت نہیں بیان کی جا سکتی۔ یہ دونوں اللہ کے پاس آئے جس طرح اس نے چاہا۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا (النازعات: ۲۷ تا ۳۲) کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا۔ اس کی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن بنایا۔ اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا دیا۔ اس میں سے پانی اور چارہ پیدا کیا۔ اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑ کر دیا۔

یہ کفار مکہ کو خطاب ہے اور مقصود زجر و توبیخ ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے آسمانوں اور ان کے عجائبات کو پیدا کر سکتا ہے، اس کے لئے تمہارا دوبارہ پیدا کرنا کون سا مشکل ہے۔ کیا تمہیں دوبارہ پیدا کرنا آسمان کے بنانے سے زیادہ مشکل ہے؟۔

☆☆☆

اعداد وترتیب: عبدالمنان شکراوی

جامعہ ازہر کی ''عالمی کانفرنس برائے حمایت قدس'' میں امیر مرکزی جمعیت کی شرکت

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے امریکی سفارتخانہ یروشلم منتقل کرنے اور اسے اسرائیلی راجدھانی بنائے جانے سے متعلق فیصلے کے اعلان کے بعد عالمی پیمانہ پر جو بے چینی ورد عمل اقوام عالم بالخصوص امت مسلمہ کی جانب سے رونما ہوا اس کا تقاضا تھا کہ فرداً فرداً وجماعۃ جماعۃ بلکہ ہر ملک اس غیر منصفانہ فیصلے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرے اور اس کی شدید مذمت کرے نیز جو بھی ادارے یا ممالک امریکہ کے اس فیصلہ کو بدلنے پر مجبور کرسکیں یا اس سلسلہ میں خاطر خواہ کردار ادا کرسکیں عدل وانصاف کی بالادستی اور حقدار کو حق دلانے کی مہم میں سبھی کو آگے آنا چاہیے تھا۔ جامعہ ازہر چونکہ امت مسلمہ کا ایک بڑا ہی باوقار پلیٹ فارم ہے اور وہ حالات کے تقاضوں کو سمجھتا ہی نہیں بلکہ ان کے تئیں فکر مند رہتا اور حل کے لیے اپنی بساط بھر کوشش بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اسی فکرمندی کے نتیجہ میں جامعہ ازہر نیز کونسل برائے مسلم عمائدین (مجلس حکماء المسلمین) نے حالات کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے اور ان ناگفتہ بہ حالات میں اپنی منصبی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے دوروزہ کانفرنس بروز بدھ وجمعرات بتاریخ ۱۷-۱۸/جنوری ۲۰۱۸ء کو مصر کی راجدھانی قاہرہ کے اندر قدس کی حمایت میں ایک عظیم الشان کانفرنس زیر صدارت الامام الاکبر شیخ الازہر عزت مآب احمد طیب حفظہ اللہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

جامعہ ازہر اس سے قبل گذشتہ چند سالوں میں ملک وملت نیز انسانیت کو درپیش مسائل ومشکلات کے حل کے لئے متعدد کانفرنسیں منعقد کرتا رہا ہے جن میں انسانی بھائی چارے کے فروغ، پرامن بقائے باہم کے اصولوں کی توضیح وتنقیح، انسانی حقوق کی پاسداری، دہشت گردی وانتہاپسندی کی مذمت جیسے سلگتے مسائل پر بحث ہوچکی ہے اور انسانی رشتوں کو مضبوط کرنے میں قابل قدر خدمات انجام پاچکی ہیں۔ یہ بڑی ہی خوش آئند بات ہے کہ غیر مسلموں خصوصا عیسائیوں کے پلیٹ فارموں سے بھی اس قسم کے متعدد پروگرام منعقد کئے گئے ہیں اور پرامن بقائے باہم کے اصولوں کو تقویت پہنچی ہے نیز کسی قدر غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔

مذکورہ بالا کانفرنس کا دعوت نامہ برائے شرکت امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو بھی موصول ہوا۔ اور اس عظیم الشان کانفرنس میں آپ نے شرکت فرمائی۔ مجلس حکماء المسلمین کی ایک اہم میٹنگ میں جو کہ شیخ الازہر کی صدارت میں تھی شرکت کی اور مفید مشورے اور تجاویز رکھیں۔ ہندوستان سے موصوف کے علاوہ سکریٹری جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی، مولانا نیاز فاروقی اور ڈاکٹر شہاب الدین ازہری حفظہم اللہ بھی شریک کانفرنس تھے۔ کانفرنس میں ۸۶ ملکوں کے نمائندگان اور مسلم ومسیحی دنیا کی نمایاں شخصیات شریک ہوئیں۔ کانفرنس کا انعقاد مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کی سرپرستی اور فلسطین کے صدر محمود عباس کی موجودگی میں ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت شیخ الازہر امام اکبر ڈاکٹر احمد طیب نے فرمائی، جس میں اسکندریہ کے پوپ ٹوڈروس، او آئی سی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر یوسف بن احمد العثیمین، لیگ آف عرب اسٹیٹس کے جنرل سکریٹری احمد ابوالغیط، کویت نیشنل اسمبلی کے صدر مرزوق الغانم، سعودی عرب کے دینی امور کے وزیر ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ، عربین پارلیامینٹ کے صدر مشعل بن فہم السلمی، عالمی گرجا گھر تنظیم کے جنرل سکریٹری اولاف فیکس ٹیوٹ کے علاوہ متعدد مذاہب وادیان کے علماء وشخصیات، دانشوران وارباب حل وعقد نے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوکر دو گھنٹے جاری رہی۔ شیخ الازہر کے خطاب کے علاوہ پوپ اسکندریہ کا خطاب بھی ہوا اور محمود عباس صدر فلسطین نے کلیدی خطبہ دیا جس میں مختلف طریقوں سے امداد کی اپیل کی اور سعودی عرب سمیت متعدد عرب ملکوں کا نام لیکر ہمیشہ تعاون جاری رکھنے اور قضیہ فلسطین کی حمایت کرتے رہنے پر شکریہ ادا کیا۔ تھوڑی دیر استراحت کے بعد پھر دوسری نشست سابق وزیر اعظم لبنان فؤاد السنیورہ کی صدارت میں بعنوان: یروشلم کی عربی پہچان اور اس کا پیغام'' منعقد ہوئی۔ جس میں چار مرکزی عناوین تھے: اول: یروشلم کی عالمی مذہبی حیثیت، دوم: یروشلم کا تمدن۔ تاریخ اور حال، سوم: نفرت پھیلانے میں شناخت کو تبدیل کرنے کے اثرات، چہارم: یروشلم اور فلسطین کے بارے میں یہودی دعووں کی تردید۔ دوسرے دن دو نشستیں ہوئیں اور آخری نشست میں کانفرنس کا اعلانیہ جاری کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ازہر شریف عربی اور اسلامی دنیا میں جس فکری وروحانی مرجعیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے، اسی طرح مسیحی دنیا کے مختلف مرجعی اداروں بلکہ دنیا بھر کے دانشوران ورہنمایان کا جو اعتماد واحترام اسے حاصل ہے اور گیارہ سو سالہ عظمت وبزرگی اور ٹھوس پالیسیوں سے پُر تاریخ اس سے وابستہ ہے اور جو دینی اور انسانی ذمہ داری اور امانت

وہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے،ان سب پر ایمان ویقین رکھتے ہوئے اس نے نیز کونسل برائے مسلم عمائدین نے مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کی زیر سرپرستی اور دولت فلسطین کے صدر محمود عباس کی موجودگی میں ''عالمی ازہر کانفرنس برائے حمایت قدس شریف'' مصر کی راجدھانی قاہرہ کے اندر ازہر سینٹر برائے کانفرنس میں منعقد کی۔جس کا مقصد دنیا کے مختلف براعظموں کے ۸۶ ملکوں کے اصحاب فکر ودانش، قائدین دین وسیاست اور امن کے بہی خواہ حضرات کے درمیان قدس کے وجود اور فلسطینیوں کی عزت وشرف کی بحالی میں تعاون کے لیے جدید اسالیب تلاش کرنا تھا۔جس سے ان کی زمین کی حفاظت اور قدس کی عربیت اور اس کے روحانی وجود کا تحفظ ہو سکے۔اور صہیونیت کی دست درازیاں جو بین الاقوامی قراردادوں کو چیلنج کرتی اور دنیا بھر کے لوگوں خاص طور پر چار ارب مسلمانوں اور عیسائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتی ہیں، انہیں لگام دی جا سکے اور امریکی انتظامیہ کی ان قراردادوں کو رد کیا جا سکے جو قابض اور غاصب صہیونی وجود کو تقویت پہنچاتی ہیں۔

۲۹/ربیع الاول۔یکم ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۷۔۱۸/جنوری ۲۰۱۸ء دو دن یہ کانفرنس جاری رہی۔متعدد نشستوں اور ورکشاپ کے بعد شرکاء کانفرنس نے ''قدس کی حمایت میں ازہر کا اعلان'' کے نام ایک اعلانیہ جاری کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

۱۔یہ کانفرنس قدس کے متعلق ازہر کی اس دستاویز کی توثیق کرتی ہے جس کا اجراء بتاریخ ۲۰/نومبر ۲۰۱۱ء کو ہوا، اور جس نے قدس کی عربیت پر زور دیا نیز اسے تاریخ کے تمام ادوار میں پرامن اسلامی حرم اور مسیحی مقدس مقام قرار دیا۔

۲۔کانفرنس اس بات پر زور دیتی ہے کہ قدس ہی دولت فلسطین کی ابدی اور مستقل راجدھانی ہے۔یہ ضروری اور لازمی ہے کہ سرکاری طور پر اس کا اعلان اور بین الاقوامی سطح پر اس کو تسلیم کیا جائے نیز تمام بین الاقوامی تنظیموں اور اداروں میں اس کو سرگرم رکنیت دی جائے۔قدس صرف ایک مقبوضہ زمین یا فلسطین کا وطنی مسئلہ یا عرب قوم کا قضیہ نہیں ہے بلکہ ان سب سے بڑھ کر ہے۔یہ اسلامی اور مسیحی مقدس حرم اور اسلامی مسیحی عقیدہ کا مسئلہ ہے۔سبھی مسلمان اور مسیحی اسے صہیونی ناجائز قبضے سے آزاد کرانے کے لیے کام کریں اور اس کے تقدس کی حمیت اور صہیونی قبضے سے آزاد کرانے کے لیے انسانی سوسائٹی کو مہمیز دینا ان کا مقصد اولین قرار پائے۔

۳۔قدس کی عربیت یقیناً ایسا معاملہ ہے جس میں کسی چھیڑ چھاڑ یا تبدیلی کی گنجائش نہیں اور ہزاروں سال سے یہ تاریخی طور پر ثابت ہے۔عالمی صہیونیت اس حقیقت کو نہ ہرگز جھٹلا سکتی ہے اور نہ ہی تاریخ اور عرب نیز مسلمانوں کے ذہن ودماغ سے مٹا سکتی ہے۔قدس کی عربیت پچاس صدیوں سے بھی زیادہ سے ان کے قلوب واذہان کی گہرائیوں میں اتری ہوئی ہے۔کیونکہ اسے یبوسی عربوں نے چار ہزار سال قبل عیسوی میں بنایا تھا۔یعنی یہودیت جو کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے ساتھ وجود میں آئی تھی اس سے بھی ستائیس سو سال قبل قدس کا وجود عمل میں آیا۔جبکہ قدس شہر میں عبرانی وجود چار سو پندرہ سال سے زیادہ نہیں تھا۔کیونکہ یہ ایک ہزار سال قبل مسیح داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے زمانے میں تھا۔اور یہ بھی عارضی تھا اور اس وقت عربی قدس کی تاسیس پر تاریخ کی تیس صدیاں بیت چکی تھیں۔

۴۔امریکی انتظامیہ کے آخری فیصلے کو پوری طرح مسترد کیا جاتا ہے۔جس کی عربی اور اسلامی نیز آزاد دنیا میں کاغذ پر سیاہی سے زیادہ حیثیت نہیں ہے۔یہ پوری طرح مسترد ہے اور تاریخی، قانونی اور اخلاقی ہر سطح پر حیثیت سے عاری ہے۔غاصب وجود پر یہ لازم ہے کہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ سے جاری قراردادوں کے مطابق اپنے قبضے کو ختم کرے۔کانفرنس اور اس کی پشت پر تمام عرب اور مسلمان اور مشرق ومغرب کی پوری آزاد دنیا اس بات سے ڈراتی ہے کہ اگر قدس کو اسرائیلی راجدھانی بنانے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس نہیں لیا گیا تو اس کی وجہ سے شدید انتہا پسندی کو غذا ملے گی پھر یہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔

۵۔عربی فلسطین کی زمین پر، سفاکانہ ظالم صہیونی قبضہ کو ختم کرنے کے لیے تمام سرکاری، عرب عوام اور بین الاقوامی (اسلامی، مسیحی، یہودی) ہر قسم کے وسائل وامکانیات کو بروئے کار لائیں۔

۶۔کانفرنس، عالم اسلام کی تمام حکومتوں، عرب ریاستوں کی لیگ، تنظیم برائے اسلامی تعاون، اقوام متحدہ اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ فوری طور پر امریکی انتظامیہ کے فیصلے کو روکنے کے لیے حرکت میں آئیں نیز انسانی حقوق وحریت کے خلاف ظالمانہ سیاست کو لگام دینے کے لیے عالمی رائے عامہ ہموار کریں۔

۷۔یہ کانفرنس، فلسطینی عوام کے جرأتمندانہ وبہادرانہ مقابلہ کو تقویت پہنچاتی ہے اور فلسطینی قضیہ، شہر قدس، اور مبارک مسجد اقصیٰ کے حق میں متکبرانہ فیصلوں کے خلاف انتفادہ کی تائید کرتی ہے۔اسی طرح قدس کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہم آہنگی اور ان ظالمانہ فیصلوں، سیاست بازیوں اور کارروائیوں کے خلاف اتحاد کے جذبے کو زندہ کرتی ہے، نیز اس کانفرنس کے ذریعہ مکمل یقین دلانا چاہتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہیں اور قدس شریف کے آزاد ہونے تک انہیں رسوا نہیں ہونے دیں گے۔

۸۔کانفرنس کو اس مضبوط پیش رفت پر فخر ہے جسے عرب اور مسلم عوام نیز آزاد دنیا نے برپا کیا ہے۔ساتھ ہی دعوت دیتی ہے کہ امریکی انتظامیہ پر بین الاقوامی اصول وضوابط کی خلاف ورزی پر مبنی فیصلہ کو واپس لینے کے لیے دباؤ جاری رکھا جائے۔اسی طرح کانفرنس یورپی یونین نیز بہت سی حکومتوں کے شاندار موقف کا خیر مقدم کرتی ہے جس میں انہوں نے قدس کی حمایت کرتے ہوئے امریکی ظالمانہ

فیصلے کو مسترد کردیا اور فلسطینی عوام کو تقویت بخشی۔

۹۔ یہ کانفرنس قدس شریف سے متعلق نصاب تعلیم ڈیزائن کرنے اور اسے جامعہ ازہر نیز ازہر کے مدارس کے نصاب تعلیم میں شامل کرنے کی ازہر کی پہل کی تائید کرتی ہے تاکہ قدس کے قضیہ کی جڑوں کو نئی نسل کے نفوس میں پیوست اور اذہان وقلوب میں راسخ کیا جاسکے۔ساتھ ہی یہ کانفرنس عربی واسلامی نیز پوری دنیا کی حکومتوں کے تعلیمی اداروں اور تمام اثر ورسوخ رکھنے والی تنظیموں کے ذمہ داران کو اسی طرح کی پہل کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۱۰۔ یہ کانفرنس یہود کے ذی ہوش وعقلمند حضرات کو اس تاریخی حقیقت پر اعتبار کرنے کی ترغیب دیتی ہے جس کی رو سے یہود جہاں بھی گئے انہیں جور وظلم کا سامنا کرنا پڑا۔انہیں پناہ ملی تو مسلمانوں کی تہذیب کے سائے تلے ملی۔نیز انہیں اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ صہیونی کارروائیوں کو رسوا کرنے کے لیے کام کریں جو موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں اور جن میں قتل وخونریزی، زمین کے مالکان کو دربدر کرنے، اغیار کے حقوق غصب کرنے، حرمتوں کو پامال کرنے، زمین کو چھیننے اور مقدس مقامات کو لوٹنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

۱۱۔ یہ کانفرنس ازہر کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے کہ ۲۰۱۸ قدس شریف کا سال رہے۔اور مختلف مکاتب فکر، ہیئات اور منظمات سے وابستہ دنیا کے طول وعرض میں بسنے والے سبھی لوگوں کو قدس کے قضیہ کی خدمت کی خاطر یہ پہل اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۱۲۔ یہ کانفرنس تمام عالمی ہیئات ومنظمات کو قدس شہر کی قانونی حیثیت اور اس کے تشخص کے تحفظ نیز فلسطینی عوام خاص طور پر مقدسات اسلامیہ کے محافظین کے تحفظ کے سلسلے میں مناسب تدابیر اختیار کرنے، ان کے مستحکم موقف کی تائید، ان کے لیے وسائل کی ترقی، انسانی حقوق اور دینی شعائر کی ادائیگی میں رکاوٹوں کے ازالہ کی ترغیب اور دعوت دیتی ہے۔ تاکہ عربی قدس میں ان کی مسلسل بقا کی ضمانت دی جاسکے، ساتھ ہی عربی اور اسلامی دونوں سطح پر سیاسی ارباب حل وعقد کو تعاون کی ترغیب دی جاتی ہے۔اس میں اس بات کا پورا خیال رکھا جائے کہ کوئی بھی ایسی کارروائی نہ ہو کہ جو فلسطینی قضیہ کو نقصان پہنچانے والی یا غاصبانہ قبضہ کرنے والوں کے وجود کو تقویت پہنچانے والی ہو۔

۱۳۔ کانفرنس کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس میں شریک نمایاں شخصیات کی ایسی مشترکہ کمیٹی کی تجویز پیش کی جاتی ہے جو فلسطینی قضیہ بالخصوص قضیۂ قدس کو مسلسل تقویت پہنچائے اور علاقائی، بین الاقوامی نیز عالمی سطح کی ہر فورم پر اسے اٹھائے۔

☆☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر وناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کرسکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر یا ناظم کا، ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن ''جریدہ ترجمان'' نیز ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایا جات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان واصلاح سماج کے بقایا جات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

بصیرت فاطمہ
ریسرچ اسکالر، شعبۂ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خانگی وسماجی امور کی نگہداشت کے چند اہم پہلو

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا میدان بہت وسیع ہے۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولی وعملی مثال نہ پیش کی ہو۔

یہ بات یقینی ہے کہ نبی اکرصلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا ہر پہلو مثالی رہا ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق اس کے نمونوں کو ہر دور میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑی جامعیت ہے۔ ہر مسئلہ میں اس سے رہنمائی ملتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اس کی پیروی میں بلاشبہ ہمارے لئے خیر وفلاح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اسے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۂ احزاب، آیت:۲۱)

اس حقیقت کی روشنی میں یہ ضروری تھا کہ اسوہ حسنہ کے تمام گوشوں کو بے نقاب کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کا پوری گہرائی سے مطالعہ کیا جائے۔ شکر خدا کا کہ یہ سلسلہ اولین دور سے جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

انسانی حیات کے مختلف شعبوں میں خانگی ومعاشرتی زندگی بڑی اہمیت کی حامل ہے، خاص طور سے اس وجہ سے کہ اس شعبۂ حیات کا تعلق زیادہ تر حقوق العباد سے ہے، ان کی ادائیگی میں بڑے آزمائشی مراحل آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے تعلقات ومعاملات کے بہت سے مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ اس باب میں بھی سیرتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جو رہنمائی ملتی ہے وہ بڑی قیمتی اور کارآمد ہے اور موجودہ بگڑی ہوئی صورتِ حال کی اصلاح کے لئے مؤثر بھی، جیسا کہ ذیل کی تفصیلات سے واضح ہوگا۔

گھر والوں کی تربیت : حضورِ اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسول، داعیِ دین، مفسر قرآن، معلم، قاضی، سپہ سالار، حکمراں اور سربراہ خاندان کی حیثیت سے جو مختلف النوع اور کثیر ذمہ داریاں تھیں وہ بخوبی معروف ہیں۔ ان سب کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزانہ کا معمول یہ تھا کہ ازواج مطہراتؓ میں سے ہر ایک کے گھر پر تشریف لے جاتے اور ان کی ضروریات معلوم کرتے۔ بعد مغرب سب سے مختصر ملاقات فرماتے اور شب باری باری مساویانہ طور پر ہر ایک کے گھر میں گذارتے۔ ۱؎ سب کے کھانے، پینے، رہائش اور نان ونفقہ میں عدل وانصاف سے کام لیتے۔ گھر کے کام کاج میں ان کا ہاتھ بٹاتے اگر وقت پر کوئی کام نہ ہوتا تو ناراض نہ ہوتے بلکہ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ ایک بار ایک صحابیؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے۔ جواب میں انہوں نے فرمایا: ”کان فی مھنۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوٰۃ قام الی الصلوٰۃ“۔ ۲؎ وہ اپنے گھر کے کام میں لگے رہتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے چلے جاتے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں دونوں کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ مزید برآں بعض حدیث میں یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال خود کرتے، بکری کا دودھ دوہتے، اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے، اپنے جوتے کی مرمت کرتے، ڈول میں ٹانکے لگاتے، خود ہی بازار سے سودا سلف لاتے اور اگر کوئی خادم ہوتا تو گھر کے کام کاج میں اس کی مدد کرتے۔ ۳؎ اسی کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کے لئے آخرت کی فکر بھی رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کی باتوں سے آگاہ فرماتے اور اخروی زندگی کی تعمیر کی جانب انہیں بار بار متوجہ کرتے۔ یہ سلسلہ آغازِ نبوت سے جاری ہوا تو تاحیات قائم رہا۔ حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں انہیں بتایا کہ: **یا فاطمہ بنت محمد انقذی نفسک من النار، فانی لااملک لک من اللہ شیئًا، غیر ان لک رحما سأبلھا ببلالھا** ۴؎ (اے محمد کی بیٹی فاطمہ! تم بھی خود کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ (میں روز قیامت) تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، البتہ جو رشتہ ہے اس کے حقوق کی اچھی طرح نگہداشت کروں گا۔) ظاہر ہے کہ یہ اس آیت کی عملی تعبیر تھی جس میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو ہدایت دی ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ“ (التحریم، آیت:۶) اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

معاشرتی امور کی انجام دہی : روزمرہ زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ہر کام اپنے متعینہ وقت پر انجام دیتے اور معاشرہ کے تمام لوگوں کا خیال رکھتے تھے۔ عدالت کا وقت ہوتا تو مقدمات کا فیصلہ فرماتے، وعظ ونصیحت کا موقع ہوتا اس میں مصروف ہوجاتے، نماز کا وقت آتا تو امامت فرماتے، جنگ کا معاملہ آتا تو سپہ سالار بن جاتے۔ عام مسلمانوں سے ملتے تو ان کی خبرگیری کرتے، پڑوسیوں سے مل کر ان کی ضرورتیں معلوم کرتے اور

یتیموں و بیواؤں کی حاجت روائی کرتے، بیماروں کی عیادت کو جاتے اور کوئی جنازہ ہوتا تو اس میں شرکت فرماتے۔حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے اور مملوک یا غلام اگر دعوت دیتے تو قبول فرماتے۔ ۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح تعلیم یہ تھی کہ ہر شخص کو سلام کیا جائے خواہ اس سے شناسائی ہو یا نہ ہو۔سلام کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان اولی الناس باللہ من بدء بالسلام“ ۶

اجتماعی اُمور میں دوسروں کے تعاون اور مساوات کا مظاہرہ : محمد صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے تو اجتماعی کاموں میں سب کے ساتھ شریک ہوتے۔حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کے ساتھ سفر کرتے تو اس کے پیچھے چلتے، کمزوروں کو اپنی سواری پر بٹھاتے اور ان کے حق میں دُعائیں بھی کرتے **کان یتخلف فی المسیر ،فیجزی الضعیف ویردف ویدعولھم** ۷ یعنی سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کی دیکھ بھال کرتے چلتے، کمزوروں کو سہارا دیتے اور پھر مزید کرم فرمائی یہ کہ ان کے حق میں دُعا بھی کرتے کہ اللہ، ان کے حالات کو بہتر بنائے۔اس اسوہ حسنہ سے کتنے جامع انداز میں امیر سفر کی ذمہ داریاں اور سالارِ کارواں کے فرائض واضح ہوتے ہیں اور اس سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ مخدوم نہ بنیں بلکہ خادم کی حیثیت اختیار کریں اور رفقاءِ سفر کی ضروریات کا پوری طرح خیال رکھیں۔

بلا کسی امتیاز سماج کے کمزور طبقات کی اعانت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم روزمرہ زندگی میں غلاموں و خادموں (جو سماج کے انتہائی کمزور طبقات میں شمار کئے جاتے ہیں، کے ساتھ اچھے برتاؤ کی خاص تاکید فرماتے تھے۔ایک دفعہ حضرت ابومسعودؓ اپنے غلام کو مار رہے تھے کہ پیچھے سے انہوں نے یہ آواز سنی کہ جان لو، جان لو۔انہوں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: **یا ابا مسعود، اللہ اقدر علیک منک علیہ . قال ابو مسعود فما ضربت مملوکا لی بعد** (اے ابومسعود جتنا قابو تم کو اس غلام پر ہے اس سے زیادہ اللہ کو تم پر ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ اس نصیحت کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں نے پھر کسی غلام کو نہیں مارا۔۸

دوسروں کی عزتِ نفس کا احترام : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو سخت ناپسند فرماتے تھے کہ لوگ عام بات چیت یا خطاب میں کسی کو برے لقب سے یاد کریں یا اسے ایسے نام سے پکاریں جس سے اس کی تحقیر ظاہر ہو۔ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت حفصہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے پستہ قد ہونے کی جانب کچھ اشارہ کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: **لقد قلت کلمۃً لو مزج بھا البحر لمزجتہ** تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو اسے بھی متاثر کر کے رہے ۹ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی عزتِ نفس کا خیال رکھنے پر کتنا زور دیتے تھے۔عام لوگوں کی عزت نفس کے خیال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرزِ عمل بھی مثالی تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی بری یا غلط بات کی خبر پہنچتی اور اس پر متنبہ کرنا ہوتا تو یہ کہتے: **ما بال فلان یقول ولکن یقول ما بال اقوام یقولون کذا کذا** ۱۰ (کیا ہوا فلاں کو (اس کا نام نہ لیتے) کہ وہ ایسا کہتا ہے، بلکہ یوں کہتے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔

خوش طبعی و ظرافت : رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے ساتھ اپنی مجلسوں میں بعض اوقات پُر لطف باتیں کرتے اور خوش طبعی و خوش مذاقی کا مظاہرہ بھی فرماتے۔اس کے متعدد واقعات سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتے ہیں۔یہاں صرف ایک واقعہ بیان کر رہی ہوں۔ایک دفعہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سواری کے لئے ایک اونٹ طلب کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اونٹ کا بچہ دوں گا۔انہوں نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اونٹ کے بچے کو لے کر کیا کروں گا؟ مجھے تو سواری کی ضرورت ہے، مجھے اونٹ دلوایئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں! میں تم کو اونٹنی کا بچہ دوں گا۔وہ بہت پریشان ہوئے تو لوگ ہنسنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادان! آخر اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوگا۔ ۱۱

حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی درحقیقت ہدایات ربانی کا پرتو تھی۔مختصر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں گھر والوں کی دیکھ بھال، صلۂ رحمی، حاجت مندوں کی حاجت روائی، مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد، غرباء و کمزوروں کی اعانت اور پریشان حال کی غم خواری اور مہمانوں کی خاطر داری کے باب میں بڑے قیمتی سبق ملتے ہیں اور اہم بات یہ کہ نبوت سے سرفرازی سے پہلے سے یہ خصائلِ محمودہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جلوہ گر تھے، جیسا کہ امّ المومنین حضرت خدیجہؓ کے ان کلمات (جو انہوں نے وحی کے آغاز کے موقع پر ادا کیے تھے، سے اس کی واضح شہادت ملتی ہے: **واللہ ما یخزیک ابداً، انک لتصل الرحم و تحمل الکل و تکسب المعدوم و تقریٔ الضیف وتعین علی نوائب الحق** اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رسوا نہ کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔ ۱۲ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی تعلیمات پر پوری طرح عمل کرنے اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عنایت فرمائے۔آمین ثم آمین۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ زمیں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

تاثرات

(۱)

محترمی ومکرمی فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند دہلی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع احباب جمعیت بخیر وعافیت ہوں گے۔

بفضلہ تعالیٰ دوروزہ عظیم الشان چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد بتاریخ ۹،۱۰ مارچ بروز جمعہ وہفتہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، بعنوان: قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت' رام لیلا میدان دہلی میں عمل میں آیا جس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا، مختلف مکاتب فکر کے علماء ومفکرین ومصلحین کو مدعو کیا گیا، ہر ایک عالم نے بڑے ہی مختصر اور مرتب انداز میں گفتگو فرمائی، بہترین پیغام حکومت ہند اور عوام الناس کو اس کانفرنس کے ذریعہ موصول ہوا، علماء وسامعین کی کثیر تعداد نے شریک کانفرنس ہوکر اسے کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔

یقیناً چھوٹے چھوٹے اجلاس کا انعقاد کثیر مال اور کثیر اوقات کا متقاضی ہوتا ہے، یہ تو ایک عظیم الشان آل انڈیا سطح پر کی گئی کانفرنس ہے جو کثیر مال کے ساتھ ساتھ کثرت اوقات اور بے حد کدوکاوش کی متقاضی تھی۔ اس کامیاب کانفرنس کے انعقاد کے لئے آپ نے بڑی عرق ریزی فرمائی، صبح وشام اور رات ودن اس کی تیاری اور انتظام وانصرام میں مصروف رہے۔ ہم آپ کو بصمیم قلب مبارکبادی پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شب وروز کی انتھک محنت اور کدوکاوش کو شرف قبولیت بخشے، دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرمائے، اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح ہم آپ کا دامے درمے قدمے سخنے تعاون کرنے والے احباب کو بھی مبارکبادی پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے معاونین کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

میرا تاثر یہ ہے کہ یہ کانفرنس میرے علم کے مطابق اپنے سے پہلی کانفرنسوں کے بالمقابل اور وہ بھی آپ کی امارت میں پہلی کانفرنس بڑی کامیاب رہی۔ یقیناً اسٹیج علماء کرام ومقررین ومصلحین کی کثرت شرکت سے معمور تھا۔ سامعین بھی بیشمار ولاتعداد تھے اور پروگرام بھی بڑے ہی مرتب انداز میں ہوا۔ الحمدللہ اس کانفرنس میں صوبہ تلنگانہ سے بھی کثیر تعداد میں علماء ودعاۃ، ذمہ داران جمعیت اہل حدیث امراء ونظماء اور سامعین شریک رہے اور تمام کا اس کانفرنس سے متعلق بہتر اور عمدہ تاثر رہا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حافظ عبدالقیوم
ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ اسٹیٹ
تاریخ: ۱۳/ مارچ ۲۰۱۸ء

(۲)

گرامی قدر عالی جناب امیر محترم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وصدر اجلاس، قابل صد احترام عالی مرتبت جناب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، صدر استقبالیہ، مشائخ عرب علماء عظام، فضلاء کرام، معزز محترم اراکین مجلس عاملہ وشوریٰ اور ڈائس پر بیٹھے ہوئے احباب جماعت وجمعیت اور ملت اسلامیہ کے پاسبانو!

بڑی مسرت وخوشی کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے عمائدین وزعماء کی شبینہ وروز جدوجہد اور محنت وکوشش سے ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی کے مشہور ومعروف رام لیلا گراؤنڈ میں چھٹی مرتبہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

میں اپنی جانب سے اور صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کی مجلس عاملہ وشوریٰ کی طرف سے چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' بتاریخ ۹،۱۰/مارچ ۲۰۱۸ کو دہلی کے رام لیلا میدان میں اپنی دیرینہ آن بان اور روایتی شان کے ساتھ انعقاد کرنے پر لائق صد احترام امیر محترم، ناظم عمومی اور عمائدین عظام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آج جب پوری دنیا میں ظلم وستم، طغیان وعصیان، قتل وغارت، شراب نوشی، سٹہ بازی، عدم رواداری، دین بیزاری اور دہشت گردی کا بازار گرم ہے۔ ایسے پرآشوب اور پرفتن دور میں اسلامی رواداری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے، شراب نوشی اور منشیات کی روک تھام کے لئے، جہیز وغیرہ سماجی برائیوں کے خاتمہ کے لئے، جہالت، جوا، بھکمری، آلودگی وغیرہ انسانیت کو درپیش مسائل ومشکلات کے حل کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کے عنوان پر یہ عظیم الشان چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد کرکے پورے عالم انسانیت کو یہ پیغام دیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ملک وملت کے حساس وسلگتے مسائل کے حل کے تئیں ہمیشہ فکرمند رہتی ہے اور ان میں اپنا مثبت رول ادا کرنے کی سعیٔ پیہم کرتی ہے۔ امید ہے کہ اس کے دوررس اثرات مرتب وپائیدار نتائج برآمد ہوں گے۔ اخیر میں پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے قائدین وعمائدین کو مبارکباد وتہنیت پیش کرتا ہوں جن لوگوں کے خون وجگر، شب وروز کی مسلسل محنت، آہنی حوصلوں، دیرینہ تمناؤں اور خلوص وللّٰہیت سے یہ چمن گلزار ومعطر ہوا۔

رب العالمین سے دعاگو ہوں کہ آپ تمام کی کوششوں کو قبول فرمائے امن وسکون کے ساتھ اس کانفرنس کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین تقبل یارب العالمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
محمد شمس الحق عبدالحق سلفی
نائب ناظم
صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ

۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بعنوان: ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کی عظیم الشان کامیابی پر

مقام تشکر وامتنان

اللہ تعالیٰ کی بے حد و بے انتہا شکر گذاری کے بعد نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بموجب من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے تحت آپ سب کا بار بار ہزار بار شکریہ! لائق صد تحسین و تبریک ہیں احباب جماعت اور کانفرنس کی متعدد کمیٹیوں کے نظماء و کنوینرز و رضا کاران، مرکزی جمعیت کے متعلقین و اراکین مجلس عاملہ و شوریٰ، اس کے جملہ ذمہ داران خصوصا مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صدر مجلس استقبالیہ ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، الحاج وکیل پرویز ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و کنوینر کانفرنس اور مولانا اقبال احمد محمدی کوآرڈینیٹر کانفرنس و جملہ کارکنان، موظفین وملازمین مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، اخوان جماعت و محسنین کرام، اور صدر ڈاکٹرس، وکلاء، انجینئرز و سماجی کارکنان، صوبائی، ضلعی، شہری و مقامی جمعیات کے ذمہ داران و متعلقین، اراکین مجلس استقبالیہ، تمام علماء کرام، مبلغین و دعاۃ، شعراء کرام و اصحاب قلم و صحافی حضرات، زینت منبر و محراب ائمہ و خطبائے کرام، متولیان مساجد، طبی کیمپ کے معاونین، ذمہ داران مدارس و جامعات، ان کے اساتذہ و طلباء عزیز، سرکاری انتظامیہ، مالکان بک اسٹال و ہوٹلس، جناب بنسل صاحب، بالخصوص معزز افراد جماعت دہلی و مضافات، مغربی یوپی، راجستھان اور ہریانہ اور ملک کے گوشے گوشے سے سفر کی مشقتیں اور صعوبتیں جھیل کر تشریف لانے والے نوجوانوں اور بزرگوں کے ہم بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے اس تاریخی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں دامے، درمے، سخنے قدمے تعاون کیا اور اپنی بے شمار و عظیم قربانیاں پیش کیں۔ ہمارے بہت زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں ملی تنظیموں کے رہنما علماء کرام اور سماجی شخصیات، سیاسی رہنماء، وزراء کرام اور خاص طور پر علاقہ کے کونسلر ایم ایل ایز اور ممبر پارلیامنٹ کا، ائمہ مساجد اور ہمدردان ملک وملت اور ہمارے غیر مسلم رہنماء و شخصیات و دھرم گرو وغیرہ جنہوں نے ائمہ مساجد کے نام کو عام کرنے میں ہمارا ساتھ دیا اور ہماری آواز سے آواز ملا کر نفرت دہشت اور خوفزدہ انسانیت کو عدالت و مساوات اور امن و شانتی کا پیغام سنانے میں شریک اجلاس ہو کر تعاون فرمایا۔

بیرون ممالک سے تشریف لائے ان علماء کرام و دانشوران عظام کے بھی صمیم قلب سے شکر گزار ہیں جنہوں نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، برطانیہ، نیپال وغیرہ سے کانفرنس میں شریک ہوئے۔ نیز وہ عظیم شخصیات بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود اپنے گراں قدر پیغامات ارسال فرمائے اور ابلتی ہوئی مختلف گروہی عصبیتوں، جغرافیائی حدبندیوں کی بنیاد پر انسانیت کو بانٹنے اور دین دھرم کے نام پر انسانیت نوازی کے بجائے نفرت کی دیواریں کھڑی کرنے والے اس ماحول میں ہمہ گیر اخوت و محبت کا پیغام بھیجا اور دہشت گردی کے خاتمے، عورتوں کے حقوق کی پاسداری، انسانیت کے تحفظ، شراب کی حرمت و مضرت اور تشویشناک آلودگی کے سلسلے میں ہماری کوششوں میں ہمارا ساتھ دیا۔ خصوصا مختلف صوبوں کے گورنرز، وزرائے کرام و دیگر ممالک کے دینی رہنما ملی تنظیموں کے ذمہ داران، قومی کمیشنوں کے سربراہان اور یونیورسٹی کے وائس چانسلرز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی عظیم قربانیوں کو قبول فرمائے، اس موقع پر میں اسپیشل برانچ کے ذمہ داران و آفیسران، ڈی سی پی دریا گنج اور ان کے تمام ادھیکاری و کارکنان، ایس ایچ او کملا مارکیٹ اور ان کے افسران، پولس ٹریفک کنٹرول کا شکریہ ادا نہ کروں تو بڑی ہی ناسپاسی ہوگی۔ وہ کانفرنس کے کئی دن پہلے سے لے کر آخر تک ہمیشہ فکر مند رہے اور اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اور مکمل امن و شانتی برقرار رکھنے میں ہمار بھرپور تعاون کیا۔ اللہ ان کی جانفشانیوں کا بہترین صلہ دے، دعوتی و تبلیغی اور انسانیت نوازی اور امن و شانتی کے اسلامی پیغام کو عام کرنے میں اور بھائی چارگی اور یکجہتی کو فروغ دینے کی راہ میں جو صعوبتیں اور پریشانیاں برداشت کرنی پڑیں ان کے نتیجہ میں ان کو صحت و عافیت، مال و منال، آل و اولاد اور خوشگوار ازدواجی زندگی دے، ان کے دینی و دعوتی کاموں میں برکت دے اور آخرت کے اندر جنت الفردوس میں داخلے کا مستحق بنادے۔ آمین یارب العالمین

اخیر میں ہم سب کے شکریہ کے ساتھ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا و آخرت میں نیک بدلہ عطا فرمائے۔

آپ کا دینی بھائی

اصغر علی امام مہدی سلفی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

(۱)

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا رام لیلا میدان میں حسن آغاز کل سے

محترم مفتی وشیخ حرم فضیلۃ الشیخ ابراہیم بن ابراہیم الترکی (مسجد نبوی شریف) مدینہ منورہ نماز جمعہ کی امامت فرمائیں گے

دہلی: ۸/ مارچ ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چونتیسویں دوروزہ عظیم الشان آل انڈیا اہل حدیث ہند کانفرنس بعنوان ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کی ساری تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ملک کے طول وعرض سے بڑی تعداد میں علماء کرام، ذمہ داران صوبائی وذیلی جمعیات اور وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ کل مورخہ ۹/ مارچ ۲۰۱۸ء کو زیر صدارت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی رام لیلا میدان نئی دہلی میں تزک و احتشام کے ساتھ آغاز ہوگا۔ جو مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۱۸ء کی شب تک جاری رہے گی۔ محترم مفتی وشیخ حرم (مسجد نبوی شریف) مدینہ منورہ فضیلۃ الشیخ ابراہیم بن ابراہیم حفظہ اللہ نماز جمعہ کی (12:45 بجے) امامت فرمائیں گے۔ یہ جانکاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں دی۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ امام محترم نماز جمعہ کی امامت کے ساتھ مورخہ ۹ اور ۱۰/ مارچ کو رام لیلا میدان میں نماز مغرب کی بھی امامت فرمائیں گے اور ان کا ایمان افروز خطاب ہوگا۔

ناظم عمومی نے بتایا کہ اس کانفرنس میں ملک وبیرون ملک سے مشاہیر علماء کرام و مفکرین عظام کے چشم کشا، بصیرت آمیز، ایمان افروز خطابات وتقاریر ہوں گی۔ مختلف مسالک وادیان کے علماء ودھرم گرو، ملی تنظیموں کے ذمہ داران اور دانشوران ملک وملت شریک ہوں گے۔ اور کانفرنس کے دوش بدوش علمی سیمینار کا انعقاد بھی عمل میں آئے گا جس میں قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے سلسلے میں علمی وفکری اور تحقیقی مقالات پیش ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں مختلف علمی وفکری کتابوں کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کے خلاف فتوؤں کا مختلف زبانوں میں جدید ایڈیشنوں کا اجراء بھی عمل میں آئے گا۔

مولانا نے کہا کہ یہ کانفرنس امن واخوت کے فروغ اور انسانیت کی تعمیر وترقی اور قومی یکجہتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے قیام اور ملک وملت اور انسانیت کو درپیش مسائل خصوصاً آلودگی، خواتین کے استحصال، شراب نوشی، جوا، جہیز وغیرہ کے خاتمے کے سلسلے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

(۲)

عباد وبلاد کو اللہ تعالیٰ امن وآشتی کے ساتھ آباد رکھے۔ آمین/ مفتی حرم

برادران وطن اور ہمارے نوجوان، امن کا پیغامبر اور استقامت کا پہاڑ بنیں/ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام دوروزہ عظیم الشان چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا بحسن وخوبی آغاز

دہلی: ۹/ مارچ ۲۰۱۸ء

ہمارا پیغام امن عالم کو عام کرنا ہے، اسلام کے معنیٰ امن وسلامتی کے ہیں یہی پیغام تمام مسلمانوں کو بحیثیت خیر امت عام کرنا فرض ہے۔ ہم اہلحدیث، عالمی اخوت وبھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے علمبردار ہیں۔ اہلحدیثوں نے دیش کی آزادی سے لیکر آج تک تعمیر وترقی میں اپنا کردار نبھایا۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ وہ آج بھی لگاتی ہے۔ اور وہ کام جس سے نفرت کو ہوا ملے، دہشت گردی کو شہ ملے، اہل حدیث اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وطن عزیز میں سب سے پہلے ہم ہی نے مختلف اسٹیج سے دہشت گردی کا اجتماعی وانفرادی فتویٰ ریلیز کیا، بحیثیت مسلم تنظیم ہم آلودگی، شراب نوشی اور تمام طرح کی انسانیت کے لیے نقصاندہ چیزوں سے بچنے کی تلقین، وطن سے محبت اور اس پر مرمٹنے کی عملی وقولی ترغیب وتعلیم ہم نے دی اور آج بھی ہم اس کے علمبردار ہیں۔ ہماری دینی جمعیتیں، جامعات ومدارس، علماء اور طلبہ اور ائمہ اللہ کی رضا کے لئے حب الوطنی اور انسان دوستی کا پیغام دیتے ہیں۔ کسی طرح ظلم حتی کہ جانوروں اور جمادات ونباتات کے ساتھ بھی فساد کو روا نہیں سمجھتے۔ شکم مادر میں بچیوں کو مارنا زندوں کے مارنے کے برابر جرم ہے۔

ہم کسی بھی قیمت پر بے راہ روی، لسانی، علاقائی اور عنصری عصبیات، جنسی تشدد، عریانیت وفحاشی اور بے حیائی وبے شرمی، جمہوری اقدار کی پامالی، عورتوں کی اہانت، لڑکی ہونے کی وجہ سے شکم مادر میں جنین کشی، شراب نوشی، منشیات کی کثرت اور آلودگی کا پھیلاؤ جیسی برائیوں کو وقوع پذیر نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

نے کیا، موصوف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام آج رام لیلا میدان میں ''قیام امن عالم اور تحفظ انسانیت'' کے عنوان پر منعقدہ دو روزہ عظیم الشان آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں خطبہ صدارت دے رہے تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ وحشت و بربریت اور دہشت گردی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ سودخوری، شراب نوشی اور دیگر منشیات کا استعمال عام ہے۔ قمار بازی، شادیوں کی بے جا رسوم اور جہیز کی لعنت سے انسانیت کراہ رہی ہے، انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں رہ گئی ہے، قانون بنتے ہیں، مظاہرے ہوتے ہیں، سڑکیں جام ہوتی ہیں، مجرم کو سلاخوں کے پیچھے ڈالا جاتا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد قانون کے نرم گوشوں کا سہارا لے کر مجرم جیل سے باہر ہوتا ہے۔ ان سب جرائم کے مقابلے میں ہم کو اصلاح اور سماج سدھار کی کوششیں تیز کرنی ہوں گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں نوجوانوں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ امن و شانتی کے پیغام کو عام کرنے پر قائم رہیں۔ دین سے اپنا رشتہ استوار رکھیں۔ استقامت اختیار کریں کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ بزرگوں کے احترام کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ اماماں دین کی عزت وتوقیر کریں۔ تزکیہ واحسان، اخوت و بھائی چارہ انسان کو فتنوں اور شر وفساد کا مقابلہ کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اتحاد و یکجہتی کے بغیر دہشت گردی اور دیگر سماجی برائیوں کا مقابلہ ممکن نہیں ہے۔ اپنے اسلاف کی طرح دین ووطن کے لئے قربانی اور خدمت پیش کرتے رہیں۔

اس موقع پر فضیلۃ الشیخ مفتی حرم مسجد نبوی ابراہیم بن ابراہیم الترکی حفظہ اللہ نے نماز جمعہ کی امامت کی۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ اسلام دین رحمت ہے، یہ تشدد کا دین نہیں ہے۔ اسلام اپنے اخلاق وکردار سے پھیلا ہے۔ وہ انسانی جان ومال اور عزت وآبرو کا محافظ ہی نہیں ہے بلکہ وہ چرند وپرند کے حقوق کا بھی نگہبان ہے۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ ہندوستان کو امن کا گہوارہ بنائے۔ اور تمام شہریوں کی حفاظت فرمائے۔

قبل ازیں صدر مجلس استقبالیہ مولانا عبدالرحمٰن عبید اللہ رحمانی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں سب کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند حسن کارکردگی میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے، اس کی حصولیابیاں لائق تحسین ہیں، مختلف میدانوں میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ میں جب دہلی آیا تو محسوس کیا کہ جمعیت میں حرکت ونشاط ہے تمام جہات میں موجودہ قیادت نے کافی پیش رفت کی ہے، اور نازک سے نازک حالات میں بھی ہم سب کی رہنمائی کی ہے، خواہ طلاق کا قضیہ ہو، مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کا معاملہ ہو یا بابری مسجد، قضیہ فلسطین ہو، دیگر اہل مذاہب کے نظریات اور مسالک کے ساتھ عادلانہ واعتدال پسندانہ رویہ اپنایا ہے، جو لائق تعریف ہے۔ دہشت گردی و دیگر عالمی، ملکی، ملی و جماعتی مسائل میں مختلف ذرائع سے صحیح رہنمائی اور بروقت اعتدال پسندانہ کارروائی سے شادکام فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی فرض قرار دیا ہے اور ان کی طرف بار بار مختلف انداز اور اسلوب میں توجہ مبذول کرائی ہے اور ان پر اجر وثواب کی بشارت سنائی ہے نیز ان حقوق کی عدم ادائیگی پر وعید اور عذاب کی دھمکی دی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر ودیگر ذمہ داران اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد اور موضوع کے انتخاب پر پوری جماعت وملت وملک اور انسانیت کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے افتتاحی خطاب میں ملک و بیرون ملک سے تشریف لائے تمام علماء کرام، عمائدین ملک وملت، ذمہ داران وافراد جماعت اور برادران ملت کا استقبال کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج پوری انسانیت کو امن وآشتی کی ضرورت ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے اسی پیغام کو عام کرنا چاہتی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحمدللہ ہر میدان میں مثبت طور پر سرگرم عمل ہے اور ملک وملت وانسانیت پر اس کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ان دنوں ہمارا ملک بڑے مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ بعض طاقتیں دوسروں کو محروم کرنا چاہتی ہیں، لیکن ان کو معلوم نہیں کہ یہ آزمائشیں ہمیں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ بخشتی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو امن وانسانیت کے عنوان پر عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں شرکت کو باعث سعادت سمجھتا ہوں اور اس کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا کے امیر مولانا عبدالوہاب جامعی نے کانفرنس کے انعقاد اور اس کے عنوان کے انتخاب پر مرکزی جمعیت کے ذمہ داران کو مبارکباد دی اور کہا کہ علماء کو متحد دیکھ کر میری خوشی دوبالا ہو گئی ہے۔

جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر کے ناظم اعلیٰ مولانا شمیم احمد ندوی نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ وہ ہمیشہ سلگتے مسائل کا انتخاب کر کے اس پر کانفرنس واجتماعات منعقد کرتی ہے۔ آج جس موضوع پر کانفرنس ہو رہی ہے پوری دنیا اس کی حد درجہ محتاج ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے جوان قرآن وحدیث کو اپنالیں تو تباہ حال پوری انسانیت کو نجات دلا سکتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کانفرنس کے انعقاد پر ہماری مبارکباد اور شکریے کے مستحق ہیں۔

مولانا عبداللہ سعود سلفی، ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ بنارس نے کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور اسے وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا کہ جس مذہب کے ماننے والے امن

وامان کی تبلیغ کرتے ہوں ان کو دہشت گرد کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد عمری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ کانفرنسوں اور اجتماعات کے لیے کارگر عناوین کا انتخاب کرتی ہے۔انہوں نے اتحاد کی طرف زور دیتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ مل جل کر امن وامان قائم کریں۔

مولانا عبدالرحیم مکی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے ذمہ داران کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ معاشرہ میں امن کو ہمہ وقت قائم کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر عبدالدیان انصاری امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۳۴ رویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ موضوع حسب حال ہے اور وقت کی ضرورت ہے۔ہمیں اپنے کردار وعمل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم امن کے علمبردار ہیں۔

ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس جامعی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ نے اپنے صوبہ کی طرف سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کانفرنس کو بروقت اور موضوع کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

جناب عبدالمجید صلاحی نمائندہ ندوۃ المجاہدین کیرالا نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ موضوع کے انتخاب پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور اس کے ذمہ داران مبارک باد کے مستحق ہیں۔انہوں نے داعش کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین وآئین حقوق انسانی کا علمبردار ہے اور یہ حقوق سب کو ملنے چاہئیں۔ہم دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ یہ کانفرنس ایک خاص مقصد کے لیے منعقد کی گئی ہے اور اس کا تعلق ہمارے گھر ،سماج، ملک اور انسانیت سے ہے۔کانفرنس منعقد کرنے والوں کو اللہ بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

مولانا طٰہٰ سعید خالد مدنی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو صوبائی جمعیت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک وملت کے مسائل پر کانفرنس سعادت مندی کی بات ہے۔ موجودہ حالات میں یہ اجلاس ایک مثبت اقدام ہے اس کانفرنس سے دین اسلام کو صحیح طریقے سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔

مولانا محمد علی مدنی نے کہا کہ اس کانفرنس میں شرکت ہمارے لئے انتہائی سعادت کی بات ہے اور اپنی طرف سے اور تمام ذمہ داران کی طرف سے امیر محترم کو اس پروگرام کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا اسماعیل سرواڑی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث راجستھان نے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس ان کی گرانقدر جماعتی خدمات کی ایک اہم کڑی ہے۔

مولانا شمس الحق سلفی نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ نے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حالات کو دیکھتے ہوئے مرکزی جمعیت نے قیام امن عالم پر اتنی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کرکے یہ پیغام دیا ہے کہ وہ انسانیت کے سلگتے مسائل پر فکر مند رہتی ہے۔اور محبت وامن کی دعوت کو عام کرتی ہے۔

حافظ شکیل احمد میرٹھی نے کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس نے ثابت کردیا ہے کہ جماعت اہل حدیث کی دعوت مکمل اسلامی وانسانی تعلیمات کی طرف دعوت ہے۔ہماری تنظیم الحمدللہ متحد ہے۔

مولانا عبدالسلام ممبئی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ مثبت انداز میں کام کرتی ہے اور ہمیشہ امن وآشتی کو عام کرتی رہی ہے۔

دہلی اقلیتی کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر ظفر الاسلام نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجتماع مسلمانان ہند کی امن پسندی کا مظاہرہ ہے اور یہ بتارہا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف بالکل متحد ہیں۔انہوں نے نوجوانوں سے علماء اور مدارس سے جڑے رہنے کی اپیل کی۔

مولانا شیر خان جمیل احمد عمری نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے کہا کہ کانفرنس کا عنوان نہایت اہم ہے۔موجودہ حالات میں اس کی معنویت واہمیت دوچند ہوجاتی ہے۔آج پوری دنیا کو امن کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔اس جماعت اور دیگر جماعتوں نے اس ملک کو آزادی دلانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

مولانا صلاح الدین مقبول نے امن عالم کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے اور اس کی سب سے زیادہ نمائندگی جماعت اہل حدیث کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبداللطیف الکندی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر نے قیام امن عالم کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا اسلامی تعلیمات کو برادران وطن تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

حافظ عتیق الرحمٰن طیبی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مشرقی یوپی نے کہا کہ جس عنوان سے یہ پروگرام ہورہا ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اس کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اس اہم پروگرام میں شریک ہورہا ہوں۔اس پروگرام میں سابق ممبر پارلیامنٹ راجیہ سبھا جناب سالم انصاری اور تاج الدین انصاری وغیرہ اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات وکنوینر کانفرنس الحاج وکیل پرویز نے پروگرام کے اختتام پر کلمات تشکر پیش کیے۔ڈاکٹر فہدالاسلام سلفی کی تلاوت

کلام پاک سے کانفرنس کے افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔

واضح رہے کہ یہ کانفرنس مؤرخہ دس مارچ کی شب دس بجے تک جاری رہے گی اور مفتی وشیخ حرم مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ مغرب کی نماز کی امامت اور بعدازاں کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔کل پہلا اجلاس صبح نو بجے شروع ہوگا جس میں مختلف ملی ،سماجی ،دینی اورسیاسی شخصیات اور علماء وشنکرآچاریہ شرکت کریں گے۔اوردہشت گردی کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے فتاووں کے جدیدایڈیشن کا اجراءعمل میں آئے گا۔

(۳)

ظلم وناانصافی کا مقابلہ تشدد سے کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے/مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دوسرے دن بڑے تزک واحتشام کے ساتھ جاری

دہلی:۱۰/مارچ ۲۰۱۸ء

انسانی جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اس کو ضائع کرنا حرام ہے اورحالات سے مجبور ہوکر خودکشی کرلینا بڑا گناہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا گناہ یہ ہے کہ اوروں کو ختم کرنے کے لیے کوئی اپنی جان کو ہلاک کردے۔شراب وخون خرابہ اور گندگی اور آلودگی سے ملک وانسانیت کو بچانا ہمارا فرض ہے۔وطن سے محبت مومن کا شیوہ او انسانی فطرت ہے۔ان حقائق کا اظہار مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کیا۔موصوف مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے زیراہتمام رام لیلا میدان میں قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے عنوان پر منعقد چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے دوسرے دن بھرے مجمع سے خطاب کررہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ظلم وزیادتی اورحق تلفی وناانصافی جرم ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگزنہیں ہے کہ اس کے خاتمے کے لیے تشدد اور پرتشدد احتجاجات کا راستہ اختیار کیا جائے۔اسلام امن کا پیغامبر ہے وہ امن وقانون کو ہاتھ میں لینے کی کبھی بھی اجازت نہیں دیتا۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اسلام کی اس روشن تعلیمات پرگامزن ہے کہ حکمرانوں کی اطاعت کی جائے۔وہ ظالم حکومت کے خلاف بھی مظاہرے اورخروج کو خلاف دین وشریعت تصور کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالجبار فریوائی سابق پروفیسر امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض نے اپنے صدارتی خطاب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ امن وشانتی کی اہمیت ہر دور میں مسلّم ہے اورامن کی بات کرنا اوراس کو پھیلانے کی کوشش کرنا پوری ملت اورانسانیت کے مفاد میں ہے۔اس حوالے سے ہرشخص کو اپنا کردار نبھاتے رہنا چاہئے۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے قوم وملت اور انسانیت کو چراغ دکھانے کا کام کیا۔یہ کانفرنس قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے سلسلہ میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

ناظم اجلاس مولانا محمد ہارون سنابلی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کہا کہ دہشت گردی ملک وانسانیت کے لیے بڑا خطرہ اورترقی کی راہ کا سب سے بڑا روڑا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ دہشت گردی اور داعش سمیت دہشت گرد تنظیموں کے خلاف سرگرم عمل ہے۔

مولانا شمیم احمد ندوی ناظم اعلیٰ جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال نے ”قیام امن عالم وتحفظ انسانیت“ کے عنوان پر یہ کانفرنس مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی امیرمرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نمایاں کارناموں میں سے ایک اہم کارنامہ ہے۔قرآن وحدیث میں امن وامان کی بڑی اہمیت ہے۔جماعت اہل حدیث اسی کی منادی ہے۔

مولانا طاہر حنیف سلفی ریاض نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس وقت کی بڑی ضرورت ہے۔اس کے انعقاد پر ذمہ داران کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔درحقیقت امن وامان ایک بڑی نعمت ہے۔ایمان کے ساتھ ہی امن کی بقا وتحفظ انسانیت ممکن ہے۔

مولانا عبدالعلیم عمری ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو پانڈیچری نے کہا کہ یہ عمدہ کانفرنس ہے۔عالمی پیمانے پر جوافراتفری کا ماحول ہے ایسے میں اس کا انعقاد بہت ہی اہم اور وقت کی ضرورت ہے۔اس کے انعقاد پر ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔حافظ محمد عبدالقیوم نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند وناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے امیرمحترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اوراس کا پیغام بقائے باہم وتحفظ انسانیت ہے۔

مولانا عبدالستار سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی نے کہا کہ اس اہم ترین کانفرنس کے انعقاد پر ہم تمام ذمہ داران مرکزی جمعیت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اوراس میں تمام شرکاء کا خیرمقدم کرتے ہیں۔

مولانا انعام الحق مدنی ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث ہند بہار نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس موجودہ پرآشوب حالات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔میں اس کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا سجاد حسین ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی بنگال نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم الشان اور با مقصد کانفرنس میں شرکت کی توفیق دی اور مرکزی جمعیت نے یہ کانفرنس منعقد کی اس کے لیے یہ ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔

ممبر پارلیمنٹ علی انور نے کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور اس کانفرنس کے موضوع کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا کے حالات خوش کن نہیں ہیں۔ اعلیٰ اخلاق وکردار کے ذریعہ حالات کو درست کیا جاسکتا ہے۔

معروف رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کمال فاروقی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی ملک وملت اور انسانیت کے حوالے سے قابل تعریف کردار نبھا رہے ہیں اور جب تک وہ موجود ہیں ملک و ملت کا نقصان نہیں ہوسکتا۔ یہ کانفرنس بہت اہم موضوع پر منعقد ہوئی ہے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ملک وملت کو درپیش مسائل کے حل کے سلسلے میں وہ ہمیشہ سے فکرمند اور کوشاں رہتی ہے اس کے لیے میں ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جماعت اسلامی ہند کے جنرل سکریٹری محمد احمد نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند قابل مبارکباد ہے کہ اہم ترین موضوع پر ایسے حالات پر کانفرنس منعقد کررہی ہے جب کہ دنیا کو اس کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ ان کی بحالی کے لیے عدل ضروری ہے۔

معروف دھرم گرو پنڈت این کے شرما نے کہا کہ امن کی ضرورت صرف مسلمانوں اور دلتوں کو ہی نہیں بلکہ پوری قوم کو ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے ہی کے پیغمبر نہیں ہیں بلکہ ہم سب کے دھرم گرو اور قابل احترام ہیں۔ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایسے عنوان پر جو کہ وقت کی اشد ضرورت ہے، کانفرنس منعقد کی اور اس میں داعش ودہشت گردی کے خلاف سب سے پہلے ساموہک فتویٰ جاری کیا اور آج کی عظیم الشان کانفرنس میں بھی اس کی تجدید کررہی ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد نے کہا کہ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی اس کانفرنس کے انعقاد پر قابل مبارکباد ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ہندوستان میں امن کی صورت حال خراب ہوئی ہے علماء کرام ہی نے آگے بڑھ کر امن کو بحال کیا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ محمد سلیم نے کہا کہ پوری دنیا میں امن خطرہ میں ہے۔ اسلام امن کا پیغام ہے اور امن کا ذریعہ بھی۔ امن کے لیے ضروری کہ اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اس کانفرنس کے انعقاد پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آل انڈیا تنظیم ائمہ مساجد کے صدر ڈاکٹر عمیر الیاسی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تمام ذمہ داران امن وانسانیت کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ دہشت گردی کی مخالفت سب سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کی اور اس کے لیے مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی قابل مبارکباد ہیں۔

شیخ فائز بن متعب الدیحانی کویت نے کہا کہ اس اہم کانفرنس کے انعقاد پر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی اور ان کے رفقاء مبارکباد کے مستحق ہیں۔ موجودہ حالات میں اس کا موضوع بہت اہم ہے۔ مولانا اظہر مدنی ڈائریکٹر اقراء گرلس انٹرنیشنل اسکول نے ان کے خطاب کا ترجمہ پیش کیا۔

ڈاکٹر تاج الدین انصاری سابق رکن ایس ایس ٹی کمیشن نے کہا کہ مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے ہمیشہ کی طرح رام لیلا میدان میں اسلام کے پیغام امن و انسانیت کو عام کرنے کی قابل تعریف کوششیں کی ہیں۔ مولانا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمیشہ امن کے قیام میں سرگرم رہی ہے۔

اس اہم اجلاس میں مولانا عنایت اللہ مدنی نے خودکش حملوں کی حرمت نصوص شرعیہ کی روشنی میں، مولانا سید حسین احمد مدنی حیدرآباد نے شراب ام الخبائث، مولانا ابورضوان محمدی نے امن ایک عظیم نعمت کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

واضح رہے کہ اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس کل بعد نماز عصر اور تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب شروع ہوا جو کہ دس بجے شب تک جاری رہا۔ جس میں مولانا محمد عرفان مدنی استاذ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ نے قضاوقدر پر ایمان امن وسلامتی کا ضامن، مولانا عبدالرحیم مکی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ نے نقض امن ایک جرم عظیم، مولانا شاہ ولی اللہ عمری آلودگی سے تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں، مولانا عبدالغنی عمری ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش نے فتح مکہ امن وشانتی کا پیغام، مولانا کمال الدین سنابلی نے جانور کے ساتھ ہمدردی اور اسلام، مولانا عبدالعظیم مدنی استاذ جامعہ دارالسلام عمرآباد نے اسلامی تعلیمات میں امن کی اہمیت، مولانا عبدالغفار سلفی بنارس نے عقیدہ توحید اور انسداد منشیات، مولانا غیاث الدین سلفی نے عقیدہ توحید امن واخوت کا ضامن، مولانا بدیع الزماں مدنی گلبرگہ نے اسلام امن وانسانیت کا سب سے بڑا علمبردار، مولانا ثناء اللہ مدنی نے شراب کی حرمت، مولانا خورشید عالم مدنی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار نے امن عالم کتاب وسنت کی روشنی میں، مولانا عبدالوہاب حجازی استاذ جامعہ اسلامیہ خیرالعلوم ڈومریا گنج نے امن عالم کے قیام میں حکومتوں کا کردار، مولانا انصار زبیر محمدی صدر اسلامک فقہ کونسل آف انڈیا نے عمل بالقرآن والحدیث امن وشانتی کا ذریعہ کے عنوان پر پرمغز خطاب فرمایا اور امن وشانتی کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔

ان اجلاسوں میں ان علمائے کرام کے علاوہ دیگر دینی، سماجی وملکی شخصیات نے بھی خطاب کیا۔ چنانچہ معروف آریہ سماج رہنما سوامی اگنیویش نے اپنے خطاب میں کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے شراب کو بھی کانفرنس کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں آپ جیسے لوگوں کے انہیں کارناموں اور فتووں ہی کی دین ہے کہ ہندوستان سے سوائے چند کے کوئی بھی

داعش کی سرگرمیوں کا آلہ کار نہیں بن سکا۔

جمعیت علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے وقت کے اہم ترین موضوع پر کانفرنس کے انعقاد کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کا انعقاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جو لوگ بدامنی پھیلا رہے ہیں وہ ملک کے وفادار نہیں ہیں۔

اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ جناب ہریش راوت نے کہا کہ نفرت کے ماحول میں آپ نے شانتی اور انسانیت کی بات کی ہے۔اور تعمیر وترقی کا پیغام سنانے کا کام کیا ہے۔مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی اس سندیش کے لیے مبارکباد کے مستحق ہے۔ یقیناً یہ پیغام جہاں تک پہنچے گا وہاں ہندوستان کو فائدہ پہنچائے گا اور بھائی چارہ کو فروغ ملے گا اور ہندوستان مضبوط ہوگا۔

شیخ المفرج کویت نے کہا کہ یہ ہمارے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند امن وانسانیت کو پھیلانے اور اللہ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے جدوجہد کرتی ہے اور یہ اہم کانفرنس انہیں مساعی جمیلہ کا اہم حصہ ہے۔ان کے خطاب کا ترجمہ ڈاکٹر ظل الرحمٰن تیمی نے پیش کیا۔

کانفرنس میں اب تک متعدد موضوعات پر علمی وتحقیقی کتابوں اور رسائل وجرائد کا اجرا معزز علمائے کرام اور اکابرین ملک وملت کے ہاتھوں عمل میں آچکا ہے۔ان میں دبستان نذیریہ مؤلفہ تنزیل صدیقی، تحریک ختم نبوت کی جلد ۲۵ویں جلد مؤلفہ ڈاکٹر بہاؤ الدین، آیات نبوت مؤلفہ مولانا عبدالوہاب حجازی، قرآن کریم کا انسائیکلوپیڈیا مؤلفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی، تاریخ اہل حدیث جنوب ہند مؤلفہ مولانا عبدالوہاب جامعی، سیرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مطبوعہ دارالعلوم احمد سلفیہ دربھنگہ، حیاۃ الشیخ عبدالعزیز رحیم آبادی مؤلفہ ڈاکٹر ظل الرحمٰن تیمی، مجلّہ اصلاح سماج کا خصوصی شمارہ جس میں داعش ودہشت گردی کے خلاف اجتماعی فتوؤں کی تجدید ہے، قابل ذکر ہیں۔

(۴)

ہمارا ملک اور سارا سنسار امن کا گہوارہ بنا رہے/
مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام چونتیسویں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس امیر محترم کی پرسوز دعاؤں پر بحسن وخوبی اختتام پذیر

دہلی: ۱۱/ مارچ ۲۰۱۸ء

ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے خالق ومالک کی عبادت اور اللہ کے بندوں سے الفت ومحبت اور رواداری کا برتاؤ کرے۔اور آلودگی، شراب نوشی اور انسانیت کے لیے نقصان دہ تمام چیزوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرے۔ آج وطن عزیز اور ساری دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ہم چند سالوں سے مسلسل دہشت گردی وداعش کے خلاف اجتماعی فتوی اسی میدان میں جاری کرتے آرہے ہیں۔اور پھر اس کو دھراتے ہیں۔ان حقائق کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کیا۔ موصوف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اختتام پر دعائیہ خطاب فرما رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ امن وشانتی عظیم نعمت ہے اور اس نعمت کی حفاظت اور فروغ کے لیے اللہ کی توحید اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رسالت کے علمبردار ملک کے کونے کونے سے ہزاروں کی تعداد میں یہاں تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ اور مبارک جذبے سے آنے والے آپ تمام حضرات کی تشریف آوری کو ثمر آور بنائے اور وطن عزیز میں امن کے فروغ، قومی یکجہتی کے قیام اور اخوت وانسانیت کو تقویت واستحکام بخشے اور قوت وترقیوں سے نوازے۔

آپ نے وطن سے محبت کو فطرت کا تقاضا بتایا اور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ہجرت کے واقعہ سے استئناس کرتے ہوئے ملک وملت سے محبت کو واضح فرمایا اور ملک وملت اور انسانیت کے حق میں بڑی رقت آمیز دعا فرمائی اور جوانوں کو خصوصی طور پر تلقین کرتے ہوئے اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں کہ آپ امن کے پیغامبر بنیں محبت اور شانتی کے راستہ پر گامزن ہوں اور فساد اور دہشت گردی کی لعنتوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔

عصر کے بعد کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے معروف عالم دین مولانا صلاح الدین مقبول نے کہا کہ قرآن وحدیث میں امن کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال میں امن کے ساتھ ہو اور وہ تندرست ہو اور اسے ایک وقت کی روٹی میسر ہو تو وہ بہت ہی خوش نصیب ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کا پورا پینل کوڈ امن پر مبنی ہے۔ کسی معین شخص کو کافر کہنا درست نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ بات بڑی صراحت کے ساتھ کہی ہے کہ کسی کو کافر مت کہو اس لیے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند پاکوڑ کانفرنس ۲۰۰۴ سے ہی امن کے فروغ اور انسانیت کے تحفظ کی جوت جگائے ہوئی ہے اور یہ چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اس کی ایک اہم کڑی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف ہماری یہ مساعی پوری توانائی کے ساتھ آئندہ بھی جاری رہے گی تاکہ ملک وملت اور انسانیت امن حقیقی کی دولت سے مالا مال رہے۔

انجمن منہاج رسول کے صدر، معروف ومشہور شخصیت اور ملک وملت کے بے باک ترجمان مولانا سید اطہر حسین دہلوی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا شمار

ملک کی ممتاز تنظیموں میں ہوتا ہے۔اس کے ذکر کے بغیر ہندوستان کی تاریخ نامکمل رہے گی۔اس کی تبلیغی، دعوتی، رفاہی اور فروغ امن وانسانیت کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہی نے سب سے پہلے اجتماعی فتویٰ مرکزی وزیر داخلہ کی موجودگی میں جاری کیا۔اس کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اتراکھنڈ کے چیئرمین مولانا زاہد رضا رضوی نے کہا کہ امن کے قیام کی ذمہ داری بلاتفریق مذہب وملت ہر شخص کی ہے۔ میں اس اہم ترین کانفرنس کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور دہشت گردی کے خلاف ان کی تمام مساعی جمیلہ کو سراہتا ہوں۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے صدر سراج الدین قریشی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی امن مساعی کو سراہتے ہوئے اس کانفرنس کے انعقاد پر ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی قیادت میں دہشت گردی مخالف فتوؤں اور کوششوں کو سراہا۔

ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی ناظم دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ و نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے پیغام میں جسے ان کے صاحبزادے انجینئر سید اسماعیل خرم نے پیش کیا، کہا کہ دنیا میں امن وامان ہر لحہ ضروری اور بڑی نعمت ہے۔میری دعا ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ حسین کانفرنس کامیابیوں سے ہمکنار ہو۔

کانفرنس میں مولانا اسرار احمد مدنی نیوزی لینڈ نے امن عالم کے قیام کے اہم عناصر، مولانا رفیع احمد مدنی آسٹریلیا نے قیام امن کے لیے جماعت اہلحدیث کی مساعی، مولانا ظفر الحسن مدنی شارجہ نے قیام امن عالم میں ائمہ مساجد کا کردار، مولانا عبدالحسیب مدنی نے امن کے قیام میں صحابہ کا اسوہ، مولانا خورشید احمد سلفی شیخ الجامعہ جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال نے امن کیوں ضروری ہے؟، مولانا عبدالحکیم مدنی ممبئی نے قومی یکجہتی اور امن و بھائی چارہ کے فروغ میں مدارس کا کردار، مولانا شعیب میمن جوناگڑھی ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث گجرات نے ایمان باللہ امن کا ضامن، ڈاکٹر سعید احمد عمری امیر صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش نے قیام امن کے لیے جماعت اہل حدیث ہند کی مساعی، مولانا ارشد بشیر مدنی حیدرآباد نے اسلام اور انسانی برادری، ڈاکٹر شاہد مبین ندوی امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث لکھنؤ نے دہشت گردی عصر حاضر کا سب سے بڑا ناسور، مولانا شمیم احمد فوزی نے تحفظ انسانیت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مولانا ریاض احمد سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے اسلام میں پانی کی حفاظت کی تاکید، ایڈوکیٹ فیض سید اورنگ آباد نے ملک کے آئین میں انسانیت کا تحفظ، مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی سابق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے مسلکی منافرت امن واخوت کے لیے خطرہ، مولانا معراج ربانی نے عقیدہ توحید امن عالم کا ضامن، مولانا جرجیس اٹاوی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی نے قیام امن عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور ابوزید ضمیر نے عقیدہ توحید اور تحفظ انسانیت کے موضوعات پر خطاب کیا اور مولانا عبدالمبین فیضی نے ناظم اسٹیج کا شکریہ اور کانفرنس کے لیے نیک تمناؤں اور دعاؤں پر اکتفا کیا۔

اس کانفرنس میں مولانا محمد ابراہیم مدنی امیر ضلعی جمعیت اہلحدیث سدھارتھ نگر، مولانا محمد رضوان سلفی نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، مولانا منظر احسن سلفی ڈائریکٹر القلم انگلش اسکول ممبئی، جناب نیتا ارشد خان لکھنؤ، ڈاکٹر حسین ابوبکر کویا وغیرہ پچیس سے زائد صوبوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور اپنے تاثرات پیش کئے اور قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے عنوان پر منعقد اس کانفرنس کو وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی ہیں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ناظم مالیات وکنوینر کانفرنس الحاج وکیل پرویز نے شکریہ کے کلمات پیش کئے۔مولانا عتیق اثر ندوی اور حافظ عبدالمنان مفتاحی، مولانا شمیم اختر عمری، مولانا محمد ہاشم سلفی نے نظمیں سنائی اور کانفرنس کے آخری دو اجلاسوں میں ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ (انگریزی) اور پندرہ روزہ جریدہ ترجمان (اردو) کا خصوصی شمارہ جس میں دہشت گردی اور داعش کے خلاف اجتماعی فتوؤں کو بھی شائع کیا گیا ہے اور دہشت گردی و داعش کے خلاف فتویٰ کا پانچواں انگریزی ایڈیشن کا اجراء عمل میں آیا۔

سب سے آخر میں ملک وملت اور انسانیت سے متعلق قرارداد پیش کی گئیں جسے ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے پڑھ کر سنایا اور تمام حاضرین نے جس کی پرزور تائید کی۔

قرارداد میں وطن سے محبت کو مومن کا شیوہ اور انسانی فطرت قرار دیتے ہوئے پرزور انداز میں کہا گیا کہ ہم کامل مسلمان اور سچے پکے ہندوستانی ہیں۔وطن عزیز کی سرحدوں کی حفاظت اور اس کی راہ میں قربانی کے لیے ہم ہمہ وقت تیار ہیں۔ہم سب ہندوستانی بھائی بھائی ہیں۔ چونکہ اسلام امن وسلامتی کا علمبردار اور اس کی تعلیمات امن واخوت اور رواداری پر مبنی ہے اس لیے اس کو برادران وطن تک پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں۔بابری مسجد قضیہ میں عدالتی فیصلہ ایک بہترین وقابل قبول حل ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں مسلم پرسنل لاء بورڈ اور متعلقہ فریقوں کے علاوہ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے عوام وملک الجھن میں پڑے۔

قرارداد میں ملی تنظیموں اور جماعتوں سے اپیل کی گئی کہ وہ باہم احترام کو ملحوظ رکھیں اور کوئی ایسا بیان نہ دیں جس سے ملی وملکی اتحاد کو زک پہنچے۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام قیام امن عالم وتحفظ انسانیت کے عنوان پر منعقد کانفرنس کو

وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی گئی ان سے اپیل کی گئی کہ امن کے فروغ اور دہشت گردی کے تعاقب کا سلسلہ جاری رکھیں۔

آسام میں شہریت کے مسئلہ کو انسانی بنیادوں پر حل کرنے کی اپیل کرتے ہوئے سیاسی پارٹیوں سے مطالبہ کیا گیا کہ اس مسئلہ کو سیاسی رنگ نہ دیں۔

قرار داد میں بڑھتے ہوئے ہجومی تشدد کے رجحان اور فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار تشویش کی گئی اور باشندگان ملک سے اپیل کی گئی کہ وہ بہر حال فرقہ وارانہ ہم آہنگی، آپسی میل جول اور بھائی چارہ کا ماحول قائم رکھیں اور قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ سری لنکا میں اکثریتی فرقہ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف کی گئی پر تشدد کارروائی پر اظہار تشویش اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی گئی اور فلسطینیوں کے حق میں حکومت ہند کے موقف کی تحسین کی گئی۔

قرارداد کا متن:

دینی وملی مسائل :

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اس کل ہند کانفرنس کا یہ ایمان وایقان ہے کہ دین اسلام امن وسلامتی کا علمبردار ہے اور اس کی روشن تعلیمات میں انسانیت کی فلاح وبہبود کا راز مضمر اور ہر طرح کی مشکلات کا حل موجود ہے۔ اس لیے یہ کانفرنس موجودہ حالات میں اسلام کی تعلیمات کو برادران وطن تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتی ہے اور محسوس کرتی ہے کہ برادران وطن تک چونکہ یہ تعلیمات اب تک نہیں پہنچ سکی ہیں اسی لئے بہت حد تک غلط فہمیوں کی بنیاد پر وقتا فوقتا مسائل ومشکلات کھڑی ہوجاتی ہیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس بابری مسجد قضیہ میں عدالتی فیصلہ کو ایک بہترین وقابل قبول حل مانتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں مسلم پرسنل لاء اور متعلقہ فریقوں کے علاوہ کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے عوام وملک الجھن میں پڑے۔

☆ اختلاف آراء ونظریات کے باوجود باہمی محبت واحترام اسلامی عقیدہ ومنہج کا امتیاز ہے۔ اور اسی میں امت کی فوز وفلاح، قوت وشوکت اور عزت وسربلندی کا راز مضمر ہے۔ اس لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ عظیم الشان کانفرنس ملی جماعتوں کے سربراہوں اور تنظیموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ باہم احترام کو ملحوظ رکھیں، ایک دوسرے کے خلاف غلط بیانی اور طعن وتشنیع سے گریز کریں نیز کوئی ایسا بیان اور تقریر نہ کریں جس سے ملی، ملکی اتحاد اور انسانی مفاد کو زک پہنچتی ہو اور آپس میں نفرت اور آپسی تنازع کو شہ ملتی ہو۔

☆ یہ اجلاس موجودہ حالات میں ''قیام امن عالم وتحفظ انسانیت'' کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد کو وقت کی ضرورت قرار دیتا ہے اور یہ امید کرتا ہے کہ اس کانفرنس میں جن عوامی، سماجی اور انسانی مسائل اور امن وآشتی کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، اور دہشت گردی کے خلاف بیانات ہوئے ہیں۔ ان حوالوں سے دینی، ملی، جماعتی اور انسانی زندگی پر اس کے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ اجلاس کانفرنس کے کامیاب انعقاد اور موضوع کے انتخاب کو موفق، مناسب اور وقت کی بڑی ضرورت قرار دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران واراکین مجلس عاملہ وشوریٰ خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی وناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی اور ان کے نائبین اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور اپیل کرتا ہے کہ اس طرح کی کانفرنسیں اور اجتماعات وقتا فوقتا منعقد ہوتے رہیں۔

☆ یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی منجملہ دیگر خدمات کے دہشت گردی کے تعاقب میں کی گئی جد وجہد اور متنوع سرگرمیوں کو بنظر تحسین دیکھتی ہے اور ذمہ داران سے گذارش کرتی ہے کہ اس طرح کے پروگرام جاری رہنا چاہئے۔ یہ ملک وملت، جماعت اور انسانیت کے مفاد میں ہے اور ضروری ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس آسام میں شہریت کے معاملہ کو انسانی بنیادوں پر حل کئے جانے کی اپیل کرتے ہوئے سیاسی پارٹیوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس معاملہ کو مذہبی رنگ نہ دے۔ کانفرنس کا ماننا ہے کہ جو لوگ کئی دہائیوں سے وہاں رہ رہے ہیں ان کے بارے میں اس طرح کے فیصلہ محض اس لیے لیے جارہے ہیں تاکہ مخصوص کمیونٹی کو سماجی وسیاسی طور پر بے اثر کردیا جائے۔ اس طرح کے فیصلے کسی بھی طرح ملک وملت کے مفاد میں نہیں ہیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک کے مختلف صوبوں کی جیلوں میں بند مسلم نوجوانوں کی ضمانت پر رہائی اور ان کے مقدمات کے جلد از جلد تصفیہ کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ جن نوجوانوں کو ملک کی فاضل عدالتوں نے باعزت بری کردیا ہے ان کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے۔ ملک کی مختلف عدالتوں سے مسلم نوجوانوں کا باعزت بری ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان نوجوانوں کا ملک مخالف سرگرمیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

ملکی مسائل:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس اپنے اس ایقان واذعان کا اعادہ کرتی ہے کہ ہم کامل وپختہ مسلمان ہیں اور پکے سچے ہندوستانی ہیں، ہندوستان کی خمیر سے اٹھے ہیں، اسی وطن عزیز کی معطر فضاؤں میں زندگی گزارتے ہیں، اس کی زمین کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اسی کے اندر جائیں گے اور اسی زمین سے اٹھیں گے۔ کسی طرح کے خارجی عوارض وعوامل ہمیں اس وطن عزیز کی تعمیر وترقی اور خیر خواہی سے برگشتہ نہیں کرسکتے۔ وطن سے محبت مومن کا شیوہ اور انسانی فطرت ہے۔ اور اس کی سرحدوں کی حفاظت اور اس کی راہ میں جانوں کی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہم سب ہندوستانی بھائی بھائی ہیں اور

ہمیشہ اسی طرح ملک کے لیے بھائی بھائی بنے رہیں گے۔ آزادی کے وقت جس طرح انگریزوں کے مقابلے میں ہندومسلم، سکھ عیسائی، شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگایا گیا تھا آج اسی طرح دیش کی حفاظت کے لیے ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک میں بڑھتے ہوئے ہجومی تشدد کے رجحان پر اظہار تشویش کرتے ہوئے ارباب حل وعقد سے مطالبہ کرتی ہے کہ گئو تحفظ وغیرہ کے نام پر تشدد میں ملوث لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ کیونکہ امن وقانون کو برقرار رکھنا، حکومتوں کی ذمہ داری ہے اور ملک کا قانون کسی بھی جماعت اور فرد کو قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس جرم کے مرتکبین کے خلاف کارروائی کر کے یہ احساس دلایا جائے کہ آئین ہی برتر وبالا ہے جس کی پاسداری ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار تشویش کرتی ہے اور مرکزی وصوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس طرح کے فسادات کی روک تھام کے لیے موثر اقدام کریں اور ان عناصر کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے جو اس طرح کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ اجلاس باشندگان وطن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھیں اور سماج دشمن عناصر کی افواہوں پر دھیان نہ دیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس آسام، بہار، یوپی، مغربی بنگال اور ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب سے ہوئے جانی و مالی نقصان پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس کو ملک وملت کے لیے ایک عظیم نقصان قرار دیتی ہے اور حکومتوں اور عوام سے مصیبت کی اس گھڑی میں بلاتفریق مذہب ومسلک راحت رسانی اور بازآبادکاری کی مزید ضرورت پر زور دیتی ہے۔ یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی طرف سے کئے گئے راحتی کاموں کی ستائش کرتی ہے اور سیلاب میں ہلاک شدگان کے اعزا واقارب سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ملک وبیرون ملک اور بلاد حرمین شریفین میں ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کی شدید مذمت کرتی ہے اور حکومت سے اس قسم کے واقعات کی پیش بندی کے لیے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ کرتی ہے نیز مطالبہ کرتی ہے کہ ان واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کر کے اصل مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ علاوہ ازیں عوام الناس کو چاہئے کہ دہشت گردی کے خاتمے میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔ کسی فرد کے غیر ذمہ دارانہ وانتہاپسندانہ عمل سے اس کے مذہب وعقیدہ کو متہم کرنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس داعش اور اس کی تخریبی کارروائیوں اور سرگرمیوں کی سخت مذمت کرتی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کا دہشت گردی اور داعش کی تخریبی کارروائیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ داعش بعض مفاد پرست اور خودغرض طاقتوں کی کاشتہ وپرداختہ ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس سماج میں خواتین کے استحصال کی مختلف صورتوں خصوصا جہیز، وراثت سے محرومی، قتل جنین وغیرہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عوام وخواص سے اپیل کرتی ہے کہ وہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں تاکہ دنیا کا فطری توازن باقی رہے اور عائلی نظام درست رہ سکے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ام الخبائث شراب نوشی، ودیگر منشیات کے استعمال کی وجہ سے خاندان وسماج میں رونما ہونے والی نوع بنوع مشکلات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے اپیل کرتی ہے کہ اس ناسور اپنے معاشرے کو بچائیں اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس پر پابندی لگائے اور ساتھ ہی ان حکومتوں کی ستائش کرتا ہے جنہوں نے اس سلسلے میں پہل کر کے قابل تحسین اقدام کیا ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس ماحولیات کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے عوام وخواص نیز اقوام عالم سے اپیل کرتی ہے کہ ماحولیات کے تحفظ کے لیے اپنی اپنی سطح پر ذمہ داریاں نبھائیں۔ تاکہ کائنات کا توازن برقرار رہ سکے اور انسانیت مختلف قسم کے چیلنجوں اور مشکلات ومصائب سے نجات پاسکے۔

عالمی مسائل:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کانفرنس کا یہ اجلاس شام میں اندھادھند بمباری کی مذمت کرتا ہے اور وہاں بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی ومالی نقصانات پر اظہار تشویش کرتا ہے اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ شام کے عوام کے مسائل کو حل کیا جائے اور وہاں کے عوام کو مزید جانی ومالی نقصان سے بچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس میانمار میں انسانی حقوق کی پامالی اور وہاں کی فوج کی طرف سے ہونے والی غیر انسانی ظالمانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری اور برما حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہاں کے روہنگیا مسلمانوں کی وطن واپسی کو یقینی بنایا جائے اور وہاں پر ہو رہی ظلم وزیادتی پر روک لگائی جائے اور امن وشانتی کے قیام کے لیے ماحول کو سازگار بنانے کے لیے ٹھوس کارروائی کی جائے۔ اسی طرح حالیہ دنوں سری لنکا میں وہاں کی اکثریت کے ہاتھوں مسلم اقلیت کے خلاف ہونے والی پُرتشدد کارروائیوں کو جلد ختم کر کے مسلم اقلیت کی حفاظت کی جائے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے اپیل کرتی

ہے کہ وہ فلسطینیوں کو ان کا واجب حق دلانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے اور اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیوں پر قدغن لگانے کے لیے متحد ہوں۔ اسرائیل اپنی طاقت کے نشہ میں بے قصور فلسطینیوں کو ہلاک اور عالمی قوانین کی بے حرمتی کررہا ہے۔ یہ کانفرنس بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دئے جانے کے امریکی فیصلے پر نظر ثانی کرکے حق انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ نیز یہ کانفرنس فلسطینیوں کے حق میں حکومت ہند کے موقف کو سراہتی ہے۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی یہ کانفرنس یمن میں القاعدہ کی ظلم و بربریت اور دہشت گردی کے خلاف مملکت سعودی عرب کی کارروائی کو موفق اور بروقت قرار دیتی ہے اور اس کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

وفیات:

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی کانفرنس کا یہ اجلاس سابق رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر اسلم حسین، مولانا محمد الیاس سلفی صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ سنابل، مولانا محمد احمد اثری صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، سیمانچل کے عظیم سپوت تسلیم الدین، ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز کے بھتیجے طفیل اشعر، دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے معروف استاد مولانا محمد طاہر ندوی مدنی، حاجی عبدالوکیل کے چچا محترم سردار علی، مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی صاحب کے خسر حاجی عبدالمنان، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی عمری مدیر ماہنامہ راہِ اعتدال و ڈائریکٹر تحقیقات اسلامی، محترم عبدالجبار صاحب نظام آباد رکن شوریٰ جمعیت اہلحدیث تلنگانہ، محمد احمد عرف راجہ وغیرہم کے انتقال پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مرحومین کی نیکیوں اور حسنات کو قبول فرماکر جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کے پرمغز صدارتی خطاب اور رقت آمیز دعائیہ کلمات پر مجلس کا حسن اختتام عمل میں آیا۔

(۵)

عراق میں اغوا کیے گئے ۳۹ ہندوستانی بھائیوں کی موت نہایت افسوسناک، داعش اور اس کی خونریزیاں قابل مذمت

نئی دہلی: ۲۱/مارچ ۲۰۱۸ء

تین سال قبل عراق میں داعش کے ذریعہ اغوا کیے گئے ۳۹ معصوم ہندوستانی شہریوں کی موت کی اندوہناک خبر سے ہم سارے بھارتی سوگوار ہیں اور دنیا کے سارے امن پسند لوگ انتہائی غم واندوہ میں مبتلا ہیں۔ ہم اس طرح کی سرگرمیوں کو دہشت گردانہ اور ظالمانہ عمل قرار دیتے ہوئے داعش وغیرہ کی خونریزیوں اور زیادتیوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس جیسی تنظیموں اور جماعتوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کو ظلم وزیادتی سے روکنے کے لئے اور پرامن شہریوں اور مختلف جالیات اور اقوام سے تعلق رکھنے والے بے قصوروں کو اغوا کرکے ان کی جان لینے والوں کے خلاف سخت کارروائی اور سزا کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ انسانیت کے لئے یہ ناسور ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے اور سارا سنسار امن وآشتی اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن جائے۔ یہ باتیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں بتائیں۔

امیر جمعیت نے کہا کہ داعش ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور اس کی حرکتیں غیرانسانی وقابل مذمت ہیں اور اس کا تعاقب اور بیخ کنی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

انہوں نے اپنے بیان میں متوفین ومظلومین کے ورثاء ومتعلقین اور پورے ملک کو قلبی تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مصیبت کی اس گھڑی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اپنے ان بھائیوں اور سارے دیش واسیوں کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

(۶)

معروف عالم دین مولانا زین العابدین کے انتقال پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا تعزیتی پیغام

نئی دہلی: ۲۳/مارچ ۲۰۱۸ء

ضلع سدھارتھ نگر اتر پردیش کی ایک معتبر اور بزرگ شخصیت اور جامعہ اتحاد ملت اٹوا بازار کے سابق شیخ الجامعہ معروف عالم دین مولانا زین العابدین کا انتقال عظیم جماعتی وملی خسارہ ہے۔ انہوں نے درس وتدریس اور اصلاح وتربیت کے میدان میں گراں قدر اور ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ آپ باوقار اور ذی وجاہت شخصیت کے مالک تھے۔ جامعہ اتحاد ملت کی زیارت اور متعدد ملاقاتوں کے مواقع پر میں آپ کی علمیت اور سنجیدگی ومتانت سے کافی متاثر ہوا اور عوام وخواص میں آپ کی مقبولیت اور عزت واحترام کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان خیالات وتاثرات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری اخباری بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا یکم اگست ۱۹۳۱ء کو رسولپور ڈومریا گنج اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسے اور اسکول میں ہوئی۔ پھر مدرسہ قاسم العلوم ریواں، جامعہ فیض عام مئو، مدرسہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں سدھارتھ نگر یوپی اور جامعہ سراج العلوم بونڈیہار، جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو میں زیر تعلیم رہے اور جامعہ ریاض العلوم دہلی سے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد ۱۹۵۸ء میں چمپوا ضلع کیونجھر اڑیسہ میں مدرس ہوئے۔ پھر

مدرسہ انوارالعلوم نوڈہوا ضلع گونڈہ میں ۶ سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ مدرسہ مصباح العلوم رسول پور میں بھی تقریباً ۶ سال تک تدریسی خدمات سے جڑے رہے۔ پھر جامعہ اتحاد ملت اٹوا سدھارتھ نگر میں مدرس ہوگئے اور تقریباً ۳۶ سال تک پرنسپل کے عہدے پر فائز رہے۔ اس دوران آپ نے خطبات جمعہ اور دروس کا بھی اہتمام کیا۔ آپ نے دو کتابیں زاد آخرت اور اعجاز رسالت تالیف فرمائیں۔ اور مورخہ ۷/ مارچ ۲۰۱۸ء کو بعمر ۸۶ سال ایک بھرپور دعوتی وتعلیمی وتدریسی زندگی گذار کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ آپ کے پسماندگان میں دو صاحبزادے مولانا شرف الدین سلفی اور مولانا ریاض الدین مدنی ہیں۔

پریس ریلیز کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران وکارکنان نے مولانا کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان سے قلبی تعزیت کی ہے اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

(۷)

معروف عالم دین مولانا محمد جعفر سلفی کے انتقال پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا تعزیتی پیغام

نئی دہلی: ۲۶/ مارچ ۲۰۱۸ء

نیپال کے معروف عالم دین مولانا محمد جعفر سلفی کا انتقال نہایت افسوس ناک اور ملت کا بڑا خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ نیک، خوش اخلاق، جری اور غیور عالم دین تھے۔ آپ جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل اور میرے ہم سبق تھے۔ جمعیت وجماعت سے بہت محبت کرتے تھے۔ مرکزی جمعیت کے زیر اہتمام چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں شرکت کا ارادہ تھا لیکن خرابی صحت کی وجہ سے نہیں آسکے۔ آپ کہنہ مشق واعظ اور مدرس تھے۔ ان حقائق واحساسات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں کیا۔

پریس ریلیز کے مطابق مولانا نے کچھ دنوں تک جامعہ ریاض العلوم دہلی اور جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی میں بھی درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا اور ایک مدت تک جری مری کی مسجد میں امامت وخطابت سے وابستہ رہے۔ اور آخری ایام میں بھینس کنڈہ نیپال میں لڑکیوں کے مدرسہ سے وابستہ ہوکر درس وتدریس اور علاقے میں تعلیم واصلاح کا کام انجام دے رہے تھے۔ ان کا انتقال مورخہ ۱۵/ مارچ ۲۰۱۸ کو حرکت قلب بند ہوجانے سے ہوگیا۔ پسماندگان میں بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ پریس ریلیز کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر ودیگر ذمہ داران نے مولانا کے ورثاء سے قلبی تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت وبلندی درجات کی دعا کی ہے۔ ☆☆

(بقیہ صفحہ ۱۶ کا)

مصادر و مراجع

۱ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب دخول الرجل علی نسائہ فی الیوم، جلد دوم، ص: ۷۸۵، باب المرأۃ یھب یومھامن زوجھالضرتھا وکیف یقسم ذلک، ص: ۷۸۴، مطبع اصح المطابع۔

۲ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب کیف یکون الرجل فی اھلہ، جلد دوم، ص: ۸۹۲

۳ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب مایکون الرجل فی مھنۃ اھلہ، جلد دوم، ص: ۸۹۲، سیرت النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی، جلد دوم، مطبع مدنیہ لاہور، صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

۴ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب، بیان ان من مات علی الکفر فھوفی النار ولاتنالہ شفاعۃ ولاتنفعہ قرابۃ المقربین، ص: ۱۱۴، مطبع اصح المطابع

۵ شمائل ترمذی، اردو ترجمہ بہ عنوان ''انوار محمدی'' (مع عربی متن) از مولانا کرامت علی جونپوری، مطبع ندوۃ التالیف والترجمہ اعظم گڑھ، ۱۹۹۶ء

۶ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب، افشاء السلام، جلد دوم، ص: ۷۰۶، مطبع اصح المطابع

۷ سنن ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی لزوم الساقۃ، جلد اول، ص: ۳۵۴، مطبع اصح المطابع، سرندیم اینڈ کمپنی

۸ ابی عیسی محمد بن عیسی، جامع ترمذی، ابواب البروالصلۃ، باب النھی عن ضرب الخدام و شتمھم، جلد دوم، ص: ۱۶، ناشر، اشرف بکڈ پو محلہ ابوالبرکات دیوبند، یوپی، انڈیا

۹ سلیمان بن الاشعث ابی داؤد السجستانیؒ، سنن ابوداؤد، کتاب الادب، فی الغیبۃ، جلد دوم، ص: ۶۶۸، ۶۶۹

۱۰ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن العشرہ، جلد دوم، ص: ۶۶۰، مطبع اصح المطابع یوپی، علامہ شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی، جلد دوم، ص: ۱۷۹

۱۱ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح، جلد دوم، ص: ۶۸۲، علامہ شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد دوم، ص: ۲۳۴، ۲۳۵، مطبع مدنیہ لاہور، صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

۱۲ صحیح بخاری کتاب الوحی، باب بدء الوحی، جلد اول، ص: ۳، مطبع اصح المطابع، سیرت النبی، جلد دوم، ص: ۱۷۳

☆☆☆

سالانہ اجلاس عام: مورخہ ۲۵؍فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بوقت ۸؍بجے صبح مدرسہ فاطمۃ الزہراء للبنات پھکبندی ضلع جامتاڑا جھارکھنڈ کا سالانہ اجلاس عام بمناسبت تقریب وتقسیم اسناد حفظ وتجوید قرآن کریم وعالمیت وکمپیوٹر وسلائی مشین زیر صدارت فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرشید شائقی حفظہ اللہ سابق امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ وزیر نظامت فضیلۃ الشیخ مولانا اشفاق سجاد سلفی حفظہ اللہ استاذ جامعہ امام ابن تیمیہ بہار، نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز طالبہ نجمہ خاتون بنت جمشید عالم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد طالبہ روشن خاتون بنت محمد اکبر نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ اس کے بعد طالبہ خیر النساء بنت محمد اسرائیل نے نعت نبیؐ پیش کی۔

بعدازاں طالبات نے اردو، عربی، ہندی، انگریزی میں تقریریں پیش کی۔

شریک اجلاس علماء میں شیخ مسعود فیضی، شیخ عبدالعزیز قاسمی، شیخ زین العابدین، عبدالحسیب سلفی، شیخ عبدالرشید شائقی شیخ مولانا عطاء اللہ ندوی، شیخ عبدالعلیم مدنی، شیخ اشفاق سجاد سلفی، عبدالمالک فیضی، مولانا جرجیس سلفی، مولانا عبدالمعید قاسمی، مولانا عبدالرؤف عالیاوی (ضلعی جمعیت اہل حدیث جامتاڑا) کے نام قابل ذکر ہیں۔ اشفاق سجاد سلفی نے نظامت کے فرائض ادا کرتے ہوئے کہا کہ ایک لڑکی کی تعلیم ایک عظیم یونیورسٹی قائم کرنے کے مترادف ہے۔ یہ نسواں ادارہ اپنے فرائض وواجبات میں کوشاں ہے اور جناب ڈاکٹر محمد ایوب علی صاحب عوام کی جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

مولانا عبدالعلیم مدنی نے اپنے خطاب میں علم، طالب علم، اور مقام مدارس پر روشنی ڈالی اور نسواں اداروں کی تعمیر وترقی پر زور دیتے ہوئے مدرسہ فاطمۃ الزہراء للبنات کی خدمات کو پیش کیا۔

شیخ مولانا جرجیس سلفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ انسان کو احساس کمتری میں ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی بھی علاقہ ہو اگر توجہ، محنت اور کوشش کی جائے تو کامیابی ملتی ہے۔

مولانا عطاء اللہ ندوی نے بھی لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ شیخ عبدالرشید شائقی (سابق صوبائی امیر جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ) نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

علمائے کرام کے ان خطابات کے بعد اجلاس عام کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

(تحریر کنندہ: حافظ ومولانا محمد طیب فیضی صدر مدرس مدرسہ ہذا)

یک روزہ اصلاح معاشرہ کانفرنس: مقامی جمعیت اہل حدیث بیت نار سدھارتھ نگر یوپی کی جانب سے یک روزہ اصلاح معاشرہ کانفرنس ۱۵؍مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد کی گئی جس کی صدارت مولانا جمال الدین صاحب فیضی امیر مقامی جمعیت اہل حدیث بیت نار نے کی اور نظامت کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن جیش اللہ ریاضی نے انجام دیئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی فضیلۃ الشیخ جناب مولانا محمد ہارون صاحب سنابلی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک کے ذریعہ ہوا اس کے بعد جناب مولانا محمد ہارون صاحب سنابلی، مولانا عبدالستار صاحب سراجی، مولانا نورالدین مدنی، مولانا شہاب الدین مدنی، مولانا عبدالغفار صاحب بنارسی، مولانا محمد شمیم صاحب فوزی اور مولانا ریاض الدین فیضی داعی مکتب جالیات القصیم سعودیہ عربیہ نے اصلاح معاشرہ کے عنوان پر مدلل انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں سامعین سے خطاب کیا۔

کانفرنس میں بیت نار اور اس کے قرب وجوار سے تشریف لانے والے سامعین کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور پروگرام الحمدللہ بہت ہی کامیاب رہا۔

(المعلن: عزیز الرحمٰن جیش اللہ ریاضی، ناظم مقامی جمعیت اہل حدیث بیت نار، سدھارتھ نگر، یوپی)

القلم انگلش اسکول سائن ممبئی کا تیسرا سالانہ جلسہ: ”البرایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی“ کے زیر اہتمام ”القلم انگلش اسکول سائن“ کا تیسرا تعلیمی ثقافتی سالانہ اجلاس بمقام ”یشونت راؤ ہال“ میں بروز سنیچر ۱۷؍فروری ۲۰۱۸ء منعقد ہوا جس میں اسکول کے تمام طلباء نے نرسری تا پنجم رنگا رنگ شگفتہ وپرسکون انداز میں پروگرام پیش کیا جس میں ایک طرف نظمیں وقراءتیں تو دوسری طرف اتحاد، وشیطان کی عیاری اور اس سے بچاؤ، ماں کا حق جیسے انتہائی اہم موضوع پر نصیحت آموز موثر انداز میں مکالمے پیش کئے گئے جس کی سامعین کی جانب سے خوب پذیرائی ہوئی نیز احادیث، دعا اور قرآن کی سورتیں مع ترجمہ اور عربی وارد و تقاریر بھی قابل دید تھیں جس نے سامعین کو چار گھنٹے تک محظوظ رکھا۔ بعدہ پچھلے دنوں ہوئے کوئز اور قراءت مسابقہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو معزز مہمانوں کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا اس موقع پر مہمان خصوصی اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ چیف گیسٹ تھے اس کے علاوہ بہت سارے مقامی علمائے کرام مولانا عبدالسلام، سلیم الوارے، عبدالبر اثری، مولانا ہارون سنابلی اور انصار زبیر محمدی، عمر فاروق، فیروز شیخ حفظہم اللہ اور دیگر ماہرین تعلیم ودانشوران نے شرکت کی۔ مولانا منظر احسن سلفی حفظہ اللہ (ڈائریکٹر القلم انگلش اسکول) نے اسکول کے قیام کے اغراض

ومقاصد کو بتاتے ہوئے دین کے تعلق سے اور بچوں کے مستقبل کے تئیں بیداری اور نئی امنگیں پیدا کیں۔ پروگرام کا اختتام ''البرایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی'' کے سرپرست اعلیٰ مولانا ابوبکر سلفی حفظہ اللہ کی دعاؤں سے ہوا جس میں انہوں نے اسکول کی کامیابی وکامرانی کے لئے دعا کی۔ (مولانا منظر احسن سلفی ممبئی، ڈائریکٹر القلم انگلش اسکول)

جامعہ دارالفرقان للبنات سعیدآباد حیدرآباد میں ڈپلومہ عالمہ کورس کے پہلے سمسٹر کا اختتام:

جامعہ دارالفرقان سعیدآباد حیدرآباد میں ایک سالہ ڈپلومہ عالمہ کورس کے پہلے سمسٹر کے اختتام پر صدر جامعہ محمد عبدالوحید صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خازن جامعہ محمد عبدالقادر بن عبدالرشید، ناظم تعلیمات الشیخ طٰہ سعید خالد مدنی، رکن جامعہ محمد عبدالواسع صدیقی، شیخ الجامعہ محمد عمر عمری کے علاوہ معلمین میں مولانا عبدالکبیر عمری اور مولانا خلیل اللہ عمری اور معلّمات میں امۃ الرشید فرزانہ فرقانی اور رابعہ بیگم فرقانی بھی موجود تھے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد ناظم تعلیمات فضیلۃ الشیخ طٰہ سعید خالد مدنی حفظہ اللہ نے طالبات کو خصوصی نصیحت کی اور کہا کہ اصل کامیابی صراط مستقیم کی ہدایت ہے۔ ہمارے اسلاف دولت ہدایت پر خوش ہوتے تھے، اس کا تذکرہ کرتے تھے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے تھے ۔اس کے بعد شیخ الجامعہ نے تمام طالبات کے نتائج سنائے۔

90% سے زائد اوسط لانے والی 20 طالبات کو بشکل کتابیں انعامات میں دی گئیں۔ دیگر طالبات کو اعزازی انعامات سے نوازا گیا۔ دیگر طالبات کو اعزازی انعامات سے نوازا گیا۔ معتمد جامعہ محمد عبدالرافع صدیقی، خازن جامعہ محمد عبدالقادر بن عبدالرشید اور مولانا خلیل اللہ عمری نے خطاب کیا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے تمام طالبات کی کامیابی پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ہر طرح کی تعاون کا وعدہ کیا۔ آخر میں مولانا عبدالکبیر عمری نے کلمات تشکر ادا کئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ کورس ہفتہ میں ایک دن ہر اتوار صبح 10:30 تا ظہر 1:30 بجے چلتا ہے۔ جس میں گھریلو، جاب کرنے والی، شادی شدہ خواتین، عصری اسکولس اور کالجس میں پڑھنے والی طالبات کو دین کی بنیادی تعلیمات سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ داخلے جاری ہیں، خواہشمند خواتین معتمد جامعہ محمد عبدالرافع صدیقی (موبائیل: 9885598706) اور شیخ الجامعہ محمد عمر خان عمری (موبائیل: 8121299614) سے رابطہ کرکے یا صبح ۹:۰۰ تا رات ۹:۰۰ بجے تک جامعہ آکر رجسٹریشن کرواسکتی ہیں۔ (محمد عبدالوحید، صدر جامعہ دارالفرقان للبنات سعیدآباد حیدرآباد)

انتقال پرملال: ۲۸/فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بوقت ۴/بجے صبح ضلع جمعیت بھوپال ایم پی کے امیر جناب راشد الحسن صاحب کا دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ موصوف نہایت ملنسار، مخلص، نیک، عبادت گذار، غریبوں، یتیموں، محتاجوں کے ماویٰ وملجا تھے۔

ہر دینی امور میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ بیرونی سفراء کے لئے مسلسل متعدد سالوں سے طعام کا انتظام، ماہ رمضان میں ہر سال افطار وطعام کا بہترین انتظام واہتمام ان کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بنے گا یتیموں بیواؤں کا پتہ لگا کر ان کی مدد کرنا ان کی زندگی کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام صدقات وخیرات کو قبول فرمائے ان کے قبر کو نور سے بھر دے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دوسرے دن یکم مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بوقت ۲/بجے دن ہی میں بیٹے کے انتقال کے غم میں والدہ عابدہ بانو کا بھی انتقال ہوگیا وہ صوم وصلوۃ کی پابند تہجد گذار وظیفہ، دعاء تسبیح وتہلیل کی پابند راہ خدا میں مال کو صرف کرنے والی خاتون تھیں۔ اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین (ابوالحسن فیضی بھوپال)

(مرکزی جمعیت اهل حدیث هند کے امیر، ناظم عمومی، ناظم مالیات اور جمله ذمه داران و کارکنان نے مذکوره مرحوم اور دیگر مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل اور پسماندگان سے اظهار تعزیت کیا هے)

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی
نصابی کتابیں

چمن اسلام قاعدہ	26/-
چمن اسلام اول	20/-
چمن اسلام دوم	26/-
چمن اسلام سوم	28/-
چمن اسلام چہارم	28/-
چمن اسلام پنجم	35/-
چمن اسلام مکمل سیٹ	163/-